مستقبل کو توانائی بخشتے ہوئے

شیل پاکستان لمیٹڈ

سہ ماہی رپورٹ، مارچ 2019ء

کمپنی کی معلومات

بورڈ آف ڈائریکٹر
رفیع ایچ بشیر (چیئرمین)
ہارون راشد
فرخ کے کیپٹن
پرویز غیاث
وقار صدیقی
نصر این ایس جعفر
ناز خان
کلاس منٹل
بدرالدین ایف ویلانی
فیصل وحید
مدیحہ خالد

چیف ایگزیکٹو
ہارون راشد

آڈٹ کمیٹی
ناز خان (چیئرپرسن)
رفیع ایچ بشیر
بدرالدین ایف ویلانی

کمیٹی برائے افرادی وسائل و معاوضے
پرویز غیاث (چیئرمین)
فرخ کے کیپٹن
کلاس منٹل
ہارون راشد

کمپنی سیکرٹری
لالہ رخ حسین شیخ

رجسٹرڈ دفتر
شیل ہاؤس،
6 چوہدری خلیق الزمان روڈ،
کراچی- 75530
پاکستان

آڈیٹرز
ای وائے فورڈ رہوڈز

لیگل ایڈوائزرز
ویلانی اینڈ ویلانی، ایڈووکیٹ اینڈ سالیسیٹرز

رجسٹرار اور شیئر رجسٹریشن دفتر
فیمکو ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ
8 - ایف، ہوٹل فاران سے متصل، نرسری،
بلاک - 6، پی ای سی ایچ ایس
شاہراہِ فیصل
کراچی-75400

ڈائریکٹران کی رپورٹ

31مارچ 2019ء کو اختتام پذیر ہونے والی سہ ماہی کے لیے

عزیز شیئر ہولڈرز،

آپ کی کمپنی کے ڈائریکٹران 31مارچ 2019ء کو اختتام پذیر ہونے والی سہ ماہی کے مالیاتی گوشوارے پیش کرتے ہوئے مسرور ہیں۔ فیولز اور لبریکینٹس دونوں کی منڈیوں کا حجم کم ہونے سے آئل کی صنعت نے ملک کو درپیش بعض کلی معاشی دشواریوں کے اثرات محسوس کیے۔ تاہم، آپ کی کمپنی اپنا حصہ برقرار رکھنے اور اسے بہتر بنانے کی اہل تھی۔ اگرچہ دورانِ سہ ماہی پاکستانی روپے کی قدر مستحکم رہی تاہم آئل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کا ہماری آمدنی پر اثر پڑا۔ انتظامی امور، مارکیٹنگ اور تقسیم کاری کے اخراجات، مالیاتی اور دیگر واجبات کی ادائیگی کے بعد 31مارچ 2019ء کے اختتام پر نفع حسب ذیل ہے:

	روپے ملین میں
نفع قبل از ٹیکس	(515)
ٹیکس	(258)
دورانِ مدت نفع	257
	روپے
آمدنی فی شیئر – بنیادی اور سیال (diluted)	2.40

ذخائر کی کارروائی (موومنٹ) اور تصرفات ان کنڈینسڈ عبوری گوشواروں کے صفحہ 8 پر کنڈینسڈ عبوری گوشواروں کی ایکویٹی میں تبدیلیوں کی ذیل میں ظاہر کیے گئے ہیں۔

صحت، سیفٹی، سیکورٹی اور ماحول (HSSE) کے معیارات کے لحاظ سے پاکستان میں صفِ اول کی آئل مارکیٹنگ کمپنی (OMC) ہونے کے طور پر آپ کی کمپنی اپنے کاروبار کے محفوظ آپریشنز کو یقینی بنانے پر اپنی توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے اور اپنی موجودہ بہترین لاجسٹکس صلاحیتوں میں اضافے کے لیے کمپنی نے فیول کی ترسیل کے نئے 194 ٹرکوں کی خریداری پر بھاری سرمایہ کاری کی ہے جو آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (اوگرا) کے عائد کردہ معیارات سے پوری طرح مطابقت رکھتے ہیں۔ اس طرح ہم سیفٹی اور مطابقت کے معیارات کے لحاظ سے ہم صنعت میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔

صنعت کے ضابطہ کار، اوگرا کے ساتھ اشتراک سے آپ کی کمپنی صنعت میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہے تاکہ صنعت کے دیگر فریقوں میں سیفٹی کے درکار معیارات کے نفاذ کو یقینی بنایا جاسکے۔ ہم اوگرا کے اقدامات کا خیر مقدم کرتے ہیں اور تمام پاکستانی صارفین نیز ماحول کے مفاد میں ٹرانسپورٹ سیفٹی کے معیارات پر عمل درآمد کرتے ہیں اور صنعت میں سب کے لیے مساوی مواقع کی توقع کرتے ہیں۔

لبریکینٹس

دورانِ سال آپ کی کمپنی کے کاروبار کی مجموعی کارکردگی، مارکیٹ میں ہماری سرکردہ حیثیت کو استحکام دینے اور اس سے استفادہ کرنے نیز تمام مرکوز زمروں میں مضبوط نمو پیش کرنے کے ضمن میں لبریکینٹس کا کاروبار ایک مضبوط ستون بنا رہا۔ صنعت میں نمایاں تخفیف کے نتیجے میں دورانِ سہ ماہی حجم میں کمی آئی، تاہم کاروبار نے مارکیٹ میں اپنا حصہ برقرار رکھا۔ مجموعی لاگتوں میں کمی کرتے ہوئے پریمیم پراڈکٹس کا ادخال بڑھانے، بالواسطہ ذرائع میں فضیلت، ایڈوانس (ایم سی او برانڈ) اور ہیلیکس (پی سی ایم او برانڈ) میں صارفین کے لیے پروموشنز پر توجہ مرکوز رہی۔ اس سہ ماہی کے دوران آپ کی کمپنی نے صارفین کی مانگ پر ہمارے ٹرک والے صارفین کے لیے مسابقتی پیشکش پر 20 لٹر کی بالٹی کو متعارف کروایا۔

ریٹیل

آپ کی کمپنی پاکستان میں صارفین کو بہترین ریٹیل فورکورٹ کے تجربے کی فراہمی، ہم جو کچھ کرتے ہیں اس میں صارف کو مرکزی اہمیت دینے، ہمارے نیٹ ورک میں مسلسل اضافے کے ساتھ ساتھ ہمارے جدید ترین فیول، شیل وی پاور کی دستیابی بڑھانے کے ذریعے سے اپنے صارفین کے لیے زندگی کے سفر کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز رکھتی ہے۔ اس سہ ماہی میں فیولز کی مانگ میں نمایاں سست روی دکھائی دی جس سے مجموعی صنعت زوال پذیر رہی تاہم، آپ کی کمپنی دورانِ مدت اپنا مجموعی مارکیٹ شیئر بہتر بنانے کی اہلیت رکھتی تھی۔ ہم اپنے ریٹیلرز اور صارفین کے مفاد میں محفوظ ریٹیل آپریشنز چلانے کے لیے کلیدی سائٹوں پر اسمارٹ شراکت کے ذریعے مربوط ریٹیل پیشکشوں کے ساتھ اپنے نیٹ ورک میں توسیع کے سفر پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔

سماجی سرمایہ کاری

شیل نے ان کمیونٹیز جن میں ہم رہتے اور جن کے ساتھ کام کرتے ہیں، ان کے لیے سرمایہ کاری جاری رکھی۔ شیل تعمیر پروگرام نے خواتین کے عالمی دن کے موقع پر ایس او ایس ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں 14 نئی کاروباری خواتین کے لیے تربیتی سرکلر کا انعقاد کیا، جنھوں نے 2018ء میں شیل تعمیر کے Build the Future نامی پروگرام کے تحت گریجویشن مکمل کیا تھا۔ شرکا کو تعلیم، صحت، آئی ٹی، فیشن اور ملبوسات کے شعبے میں تربیت فراہم کی گئی تا کہ انھیں نیٹ ورکنگ اور متعلقہ شعبوں میں تربیت کاروں کی ماہرانہ رائے کے ذریعے اپنے کاروبار کی توسیع میں مدد مل سکے۔

واجبات، مالی لاگتیں اور ٹیکس کا نظام

آپ کی کمپنی کی مالیات حکومتِ پاکستان کی جانب سے واجب الادا وصولیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بھاری بوجھ اور دورانِ سال اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے پالیسی ریٹ میں اضافے سے متاثر رہی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے دورانِ مدت اپنی زری پالیسی کا اعلان کیا اور 50 بی پی ایس اضافے سے پالیسی ریٹ بڑھا کر 10.75 فیصد کر دیا۔ 31 مارچ 2019ء تک حکومت کی جانب سے مجموعی واجب الوصول واجبات 5331 ملین روپے ہیں۔ واجبات کی بازیابی کے لیے کمپنی کی انتظامیہ متعلقہ حکام سے فعال اور مستقل رابطہ جاری رکھے ہوئے ہے، تا کہ ہم شیئر ہولڈرز کے گوشوارے بہتر بنانے، موثر انداز میں کاروبار چلانے اور پاکستان میں ترقی کے مواقع کے لیے سرمایہ کاری جاری رکھنے کی ہماری اہلیت کو یقینی بنا سکیں۔

مستقبل کے امکانات

انتظامیہ سیفٹی کی کارکردگی میں گول زیرو کے حصول کی بنیادی سطح کے ساتھ ساتھ آپ کی کمپنی کی مستحکم مالی کارکردگی پر توجہ برقرار رکھنے کے لیے پُرعزم ہے۔

بالخصوص پاکستانی روپے کی قدر میں جاری عدم استحکام کی وجہ سے کُلی معاشی سطح پر کافی چیلنجز موجود ہیں۔ کمپنی کرنسی کی قدر میں کمی، معاشی عدم یقینی کی صورتِ حال، اور حکومت کی جانب سے واجبات کی ادائیگی میں جاری تاخیر سے پیدا ہونے والی دشواریوں ہی کو نہیں بلکہ ان کے ساتھ ساتھ بدلتی ہوئی مارکیٹ، ضوابطی و مسابقتی حرکیات کے حوالے سے بھی کمپنی مستقبل کے چیلنجز کو پہچانتی ہے۔ آپ کا بورڈ آف ڈائریکٹرز کمپنی کو آپ کے مقاصد کے حصول کی جانب لے جانے کے لیے سرگرم اور موثر کردار ادا کرتے ہیں؛ ان کی میٹنگز میں سب شریک ہوتے رہے، اور بورڈ کمپنی کی سمت متعین کرنے نیز کارکردگی کے جائزے دونوں ہی میں پوری طرح شامل رہا۔

آپ کی کمپنی ان مستند، مسابقتی، اور قابلِ اطلاق کاروباری منصوبوں کی جانب توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے، جو بہترین سہ ماہی کارکردگی پیش کرتے، ہمارے سرمایہ کاروں کو بہتر منافع دیتے ہوئے، جس کمیونٹی میں ہم کام کرتے ہیں، اس پر مثبت اثر ڈالتے اور پاکستان میں توانائی کے مستقبل کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ ہم اس امر پر بھی بھرپور اعتماد رکھتے ہیں کہ آپ کی کمپنی پاکستانی فیول مارکیٹ میں متوقع مستقل نمو کا احاطہ کر سکتی ہے۔

ڈائریکٹران تصدیق کرتے ہیں کہ:

1. بورڈ 11 ارکان پر مشتمل ہے، جس میں چیف ایگزیکٹو شامل ہیں، جنھیں ڈائریکٹر سمجھا گیا ہے۔ دو خواتین اور نو مرد اراکین پر مشتمل بورڈ کی ہیئتِ ترکیبی یہ ہے:

خواتین ارکان:

1. محترمہ ناز خان
2. محترمہ مدیحہ خالد

مرد اراکین:

1. جناب رفیع ایچ بشیر
2. جناب فرخ کے کیپٹن
3. جناب پرویز غیاث
4. جناب وقار صدیقی
5. جناب ہارون راشد
6. جناب نصر این ایس جعفر
7. جناب کلاس منٹل
8. جناب بدرالدین ایف ویلانی
9. جناب فیصل وحید

2. دورانِ مدت جناب راحت حسین کے بطور منتخب ڈائریکٹر استعفیٰ کے بعد ایک اتفاقی خالی اسامی پیدا ہوئی۔ اس اتفاقی خالی اسامی کو بورڈ نے فوری طور پر جناب وقار صدیقی کے انتخاب سے پُر کر لیا، جنھیں کمپنی کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی منتخب کر لیا گیا۔

3. بورڈ تصدیق کرتا ہے کہ کمیٹیاں درج ذیل اراکین پر مشتمل ہیں:

الف۔ آڈٹ کمیٹی

ا۔ محترمہ ناز خان (چیئرپرسن)
ب۔ جناب بدر ایف ویلانی
ج۔ جناب رفیع ایچ بشیر

ب۔ کمیٹی برائے افرادی وسائل و معاوضے

ا۔ جناب پرویز غیاث (چیئرمین)
ب۔ جناب فرخ کے کیپٹن
ج۔ جناب ہارون راشد
د۔ جناب کلاس منٹل

4. کمپنی کی انتظامیہ کی جانب سے تیار کیے گئے کنڈینسڈ عبوری مالی گوشوارے واضح طور پر اس کے معاملات، امور کے نتائج، رقوم کا بہاؤ اور ایکویٹی میں تبدیلیوں کو پیش کرتے ہیں۔

5. کمپنی کے تمام مالیاتی کھاتے برقرار رکھے گئے ہیں۔

6. کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کی تیاری میں مناسب حسابی طریقہ کار کا ہمیشہ اطلاق کیا گیا ہے ماسوا کنڈینسڈ عبوری مالیاتی گوشواروں کے نوٹ 3 میں بیان کی گئی ان تبدیلیوں کے جو معیارات کے ابتدائی اطلاق اور پہلے سے موجود معیارات میں کی گئی ترامیم اور تشریحات کے نتیجے میں عمل میں آئیں۔ حسابی تخمینے مناسب اور محتاط فیصلوں کی بنیاد پر کیے گئے ہیں۔

7. بین الاقوامی مالیاتی رپورٹنگ کے معیارات، جیسا کہ ان کا عبوری رپورٹنگ کے لیے پاکستان میں اطلاق ہے، ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کی تیاری میں ان پر عمل کیا گیا ہے اور اگر کچھ ترک بھی کیے گئے ہیں تو ان کو ظاہر کیا گیا ہے۔

8. داخلی کنٹرول کا نظام (سسٹم آف انٹرنل کنٹرول) اپنے طور پر بے نقص ہے اور اس پر مستعدی سے عمل درآمد کروایا گیا اور اس کی نگرانی کی گئی ہے۔

9. بلاشبہ کمپنی ایک منافع بخش کاروبار کی حیثیت سے جاری رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

10. کارپوریٹ گورننس (Corporate Governance) کے ضابطوں پر مکمل عمل کیا گیا ہے، جو اس کے ضابطوں کی فہرست میں تفصیل سے درج ہیں۔

11. سہ ماہی کے دوران بورڈ اور آڈٹ کمیٹی کے اراکین کے درمیان دو بار ملاقات ہوئی۔

12. نان ایگزیکٹو / خود مختار ڈائریکٹران، ماسوا ان کے جو شیل گروپ کی کمپنیوں میں ایگزیکٹو عہدوں پر فائز ہیں، کو بورڈ اور اس کی کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت پر ادائیگی کی جاتی ہے۔

13. 2018ء کے دوران کے پی ایم جی تاثیر ہادی اینڈ کو- چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کی جانب سے بورڈ اور اس کی کمیٹیوں کی کارکردگی کا ایک رسمی جائزہ لیا گیا۔

14. جناب رفیع ایچ بشیر، جناب پرویز غیاث، جناب نصر این ایس جعفر، مس ناز خان، جناب بدرالدین ایف ویلانی، جناب ہارون راشد اور جناب فیصل وحید پہلے ہی پاکستان انسٹیٹیوٹ آف کارپوریٹ گورننس (پی آئی سی جی) سے ڈائریکٹرز ٹریننگ سرٹیفکیشن حاصل کر چکے ہیں جبکہ جناب فرخ کیپٹن اس سے مستثنیٰ ہیں۔ کمپنی ڈائریکٹرز کی سرٹیفکیشن کو یقینی بنانے کے لیے کوڈ آف کارپوریٹ گورننس 2017ء کے تقاضوں کی پابندی کرے گی تاکہ ڈائریکٹران کی مطلوبہ تعداد سند یافتہ ہو۔

15. کمپنی شیل پیٹرولیم کمپنی لمیٹڈ، لندن (امیڈیٹ ہولڈنگ کمپنی) کا ذیلی ادارہ ہے جو کہ رائل ڈچ شیل (الٹیمیٹ ہولڈنگ کمپنی) کا ایک ذیلی ادارہ ہے جو برطانیہ میں قائم کی گئی تھی۔

16. 31 مارچ 2019ء کو اختتام پذیر ہونے والی سہ ماہی اور مارچ 2018ء کے لیے ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں میں دیے گئے اعداد و شمار کا آڈٹ نہیں کیا گیا ہے۔

17. بورڈ نے بورڈ آڈٹ کمیٹی کی ہدایت پر 31 دسمبر 2019ء کو ختم ہونے والے مالی سال کے لیے ایم / ایس ای وائے فورڈ روڈز کو بطور ایکسٹرنل آڈیٹر برقرار رکھنے کی سفارش کی ہے۔

18. ڈائریکٹرز، سی ای او، سی ایف او، کمپنی کے سیکریٹری، انٹرنل آڈٹ کے سربراہ، دیگر ملازمین اور ان کے زوجین، اور نابالغ بچوں کی جانب سے کمپنی کے شیئرز میں کوئی تجارت نہیں کی گئی ہے۔

جذبے، مستقل معاونت اور کمپنی پر اعتماد کے لیے ہم اپنے شیئر ہولڈرز، کسٹمرز، عملے اور دیگر فریقوں کے شکر گزار ہیں، اور ہم پاکستان کی سب سے بڑی انرجی کمپنی بننے کا اپنا سفر جاری رکھیں گے۔

بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جانب سے

رفیع ایچ بشیر	ہارون راشد
چیئرمین آف دی بورڈ	چیف ایگزیکٹو

کراچی: 21 اگست 2019ء

مالی صورتِ حال کے
کنڈینسڈ عبوری گوشوارے
31 مارچ 2019ء تک

آڈٹ شدہ 31 دسمبر 2018ء	غیر آڈٹ شدہ 31 مارچ 2019ء	نوٹ	
----(ہزار روپے)----			
			اثاثے
			غیر حالیہ اثاثے
11,767,843	**15,680,779**	5	جائیداد، پلانٹ اور آلات
14,709	**13,921**	6	غیر محسوس اثاثے
4,436,561	**4,652,057**	7	طویل مدتی سرمایہ کاریاں
25,076	**21,660**	8	طویل مدتی قرضے
883,177	**765,879**		طویل مدتی امانتیں اور پیشگی ادائیگیاں
178,456	**80,440**	9	مؤخر ٹیکس
17,305,822	**21,214,736**		
			جاری اثاثے
14,884,111	**20,993,519**	10	زیرِ تجارت اسٹاک
3,264,207	**3,885,766**		تجارتی قرضے
109,668	**107,446**	11	قرضے اور بیعانے
782,165	**846,645**		قلیل مدتی پیشگی ادائیگیاں
10,797,182	**8,913,080**	12	دیگر واجبات
1,973,413	**3,950,802**		نقد اور بینک بیلنس
31,810,746	**38,697,258**		
49,116,568	**59,911,994**		**مجموعی اثاثے**
			ایکویٹی اور واجبات
			ایکویٹی
1,070,125	**1,070,125**		سرمایہ حصص
1,503,803	**1,503,803**		پریمیم حصص
207,002	**207,002**		عمومی ذخائر
4,068,450	**4,325,344**		غیر مختص منافع
(496,058)	**(496,058)**		بعد استعمال نوپیائش فوائد - حقیقی نقصان
6,353,322	**6,610,216**		**مجموعی ایکویٹی**
			واجبات
			غیر حالیہ واجبات
130,983	**132,940**		اثاثوں کی واپسی کی ذمہ داری
-	**3,312,309**		طویل مدتی اجارہ واجبات
			حالیہ واجبات
33,766,676	**40,387,677**	13	تجارتی و دیگر واجب الادا
142,960	**142,960**		بے دعویٰ مقسومہ
190,081	**190,081**		غیر ادا شدہ مقسومہ
3,110	**16,390**		مجموعی مارک اپ
8,052,978	**8,540,000**		قلیل مدتی قرض گیری - محفوظ
476,458	**579,421**		ٹیکس - خالص
42,632,263	**49,856,529**		
42,763,246	**53,301,778**		
		14	**اتفاقی مصارف و معاہدے**
49,116,568	**59,911,994**		**مجموعی ایکویٹی اور واجبات**

منسلک نوٹس 1 تا 21 ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کا لازمی حصہ تشکیل دیتے ہیں

ناز خان	**ہارون راشد**	**فیصل وحید**
ڈائریکٹر	چیف ایگزیکٹو	چیف فنانشل آفیسر

نفع یا نقصان اور دیگر مجموعی آمدنی کے
کنڈینسڈ عبوری گوشوارے (غیر آڈٹ شدہ)
31 مارچ 2019ء کے اختتام پر سہ ماہی کے لیے

	نوٹ	غیر آڈٹ شدہ 31 مارچ 2019ء	غیر آڈٹ شدہ 31 مارچ 2018ء
		(ہزار روپے)	
سیلز		**53,283,294**	49,288,567
دیگر محاصل		**236,835**	204,164
		53,520,129	49,492,731
سیلز ٹیکس		**(7,939,819)**	(7,875,769)
خالص محاصل		**45,580,310**	41,616,962
فروخت شدہ مصنوعات کی لاگت		**(42,460,043)**	(37,159,706)
مجموعی منافع		**3,120,267**	4,457,256
تقسیم کاری اور مارکیٹنگ کے اخراجات		**(1,606,267)**	(1,317,449)
انتظامی اخراجات		**(764,246)**	(781,697)
دیگر اخراجات		**(400,000)**	(796,162)
دیگر آمدنی		**279,818**	104,240
آپریٹنگ منافع		**629,572**	1,666,188
مالی لاگتیں		**(330,508)**	(46,706)
		299,064	1,619,482
معاون ادارے کے منافع کا حصہ - ٹیکس کا خالص	7	**215,496**	273,932
قبل از ٹیکس منافع		**514,560**	1,893,414
ٹیکس	15	**(257,666)**	(537,450)
خالص (نقصان)/ دورانِ مدت منافع		**256,894**	1,355,964
دیگر مجموعی آمدنی			
دورانِ مدت مجموعی جامع آمدنی		**256,894**	1,355,964
		(ہزار روپے)	
آمدنی فی حصہ—بنیادی اور سیال (روپے)		**2.40**	12.67

منسلک نوٹس 1 تا 21 ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کا لازمی حصہ تشکیل دیتے ہیں

ناز خان	**ہارون راشد**	**فیصل وحید**
ڈائریکٹر	چیف ایگزیکٹو	چیف فنانشل آفیسر

ایکویٹی میں تبدیلیوں کے
کنڈینسڈ عبوری گوشوارے (غیر آڈٹ شدہ)
31 مارچ 2019ء کے اختتام پر سہ ماہی کے لیے

	سرمایہ حصص	پریمیم حصص	عمومی ذخائر	غیر مختص منافع	بعد استعمال فوائد پر حقیقی (نقصان) / نفع	کُل
	محفوظ سرمایہ		محفوظ محاصل			
	----------------------------(ہزار روپے)----------------------------					
31 دسمبر 2017ء کے اختتام پر بیلنس (آڈٹ شدہ)	1,070,125	1,503,803	207,002	7,738,731	(321,601)	10,198,060
31 مارچ 2018ء میں سہ ماہی کے اختتام پر مجموعی جامع آمدنی	-	-	-	1,355,964	-	1,355,964
31 مارچ 2018ء پر بیلنس (غیر آڈٹ شدہ)	**1,070,125**	**1,503,803**	**207,002**	**9,094,695**	**(321,601)**	**11,554,024**
31 دسمبر 2018ء پر بیلنس (آڈٹ شدہ)	1,070,125	1,503,803	207,002	4,068,450	(496,058)	6,353,322
31 مارچ 2018ء کے اختتام پر سہ ماہی کے لیے مجموعی جامع نقصان	-	-	-	256,894	-	256,894
31 مارچ 2019ء پر بیلنس (غیر آڈٹ شدہ)	**1,070,125**	**1,503,803**	**207,002**	**4,325,344**	**(496,058)**	**6,610,216**

منسلک نوٹس 1 تا 21 ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کا لازمی حصہ تشکیل دیتے ہیں

ناز خان	ہارون راشد	فیصل وحید
ڈائریکٹر	چیف ایگزیکٹو	چیف فنانشل آفیسر

رقوم کے بہاؤ کے
کنڈینسڈ عبوری گوشوارے (غیر آڈٹ شدہ)
31مارچ 2019ء کے اختتام پر سہ ماہی کے لیے

	نوٹ	غیر آڈٹ شدہ 31مارچ 2019ء	غیر آڈٹ شدہ 31مارچ 2018ء
		------------(ہزارروپے)------------	
آپریٹنگ سرگرمیوں سے رقوم کے بہاؤ			
آپریشنز سے حاصل ہونے والی رقوم	17	**2,427,336**	445,477
اداشدہ مالی لاگتیں		**(226,897)**	(12,978)
اداشدہ انکم ٹیکس		**(56,687)**	(64,092)
طویل مدتی قرضے		**3,416**	(13,296)
طویل مدتی امانتیں اور پیشگی ادائیگیاں		**(61,520)**	24,663
قلیل مدتی امانتوں / سیونگ اکاؤنٹس پر حاصل ہونے والا سود		**8,651**	22,113
آپریٹنگ سرگرمیوں سے (استعمال) / حاصل ہونے والی خالص رقوم		**2,094,299**	401,887
سرمایہ کاری سرگرمیوں سے رقوم کے بہاؤ			
معین سرمایہ جاتی اخراجات		**(513,018)**	(163,336)
سرمایہ کاری سرگرمیوں میں استعمال ہونے والی خالص رقوم		**(513,018)**	(163,336)
مالکاری سرگرمیوں سے رقوم کے بہاؤ			
اداشدہ مقسومے		**-**	(3,779)
آپریٹنگ اجارہ ادائیگیاں		**(90,914)**	-
رقم اور رقم کے مساوی اشیا کا خالص اضافہ		**1,490,367**	234,772
مدت کے آغاز پر رقم اور رقم کے مساوی اشیا		**(6,079,565)**	2,196,864
مدت کے اختتام پر رقم اور رقم کے مساوی اشیا		**(4,589,198)**	2,431,636

منسلک نوٹس 1 تا 21 ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کا لازمی حصہ تشکیل دیتے ہیں

ناز خان
ڈائریکٹر

ہارون راشد
چیف ایگزیکٹو

فیصل وحید
چیف فنانشل آفیسر

کنڈینسڈ عبوری گوشواروں کے نوٹس (غیر آڈٹ شدہ)

31مارچ 2019ء کے اختتام پر سہ ماہی کے لیے

1. کمپنی اور اس کے آپریشنز

1.1 شیل پاکستان لمیٹڈ (کمپنی) محدود واجبہ کمپنی ہے جو پاکستان میں قائم کی گئی اور جو پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں رجسٹرڈ ہے۔ کمپنی شیل پٹرولیم کمپنی لمیٹڈ، برطانیہ (فوری مالک) کی ذیلی ہے، جو رائل ڈچ شیل پبلک لمیٹڈ کمپنی (حتمی مالک) کی ذیلی ہے۔ کمپنی کا رجسٹرڈ دفتر شیل ہاؤس، 6، چوہدری خلیق الزمان روڈ، کراچی – 75530، پاکستان پر واقع ہے۔

1.2 کمپنی پٹرولیم مصنوعات اور کمپریسڈ قدرتی گیس کی مارکیٹنگ کرتی ہے۔ یہ لبریکینٹ آئلز کی مختلف اقسام کی تیاری و مارکیٹنگ بھی کرتی ہے۔

2. بنیادی آپریشنز

2.1 کنڈینسڈ عبوری مالی گوشوارے ان اکاؤنٹنگ اور رپورٹنگ کے معیارات کے مطابق تیار کیے گئے ہیں جیسا کہ عبوری مالی رپورٹنگ کے لیے ان کا پاکستان میں اطلاق ہے۔ اکاؤنٹنگ اور رپورٹنگ کے معیارات جیسا کہ عبوری مالی رپورٹنگ کے لیے ان کا پاکستان میں اطلاق ہے، جو انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز (آئی اے ایس) 34، عبوری مالی رپورٹنگ، انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز بورڈ (آئی اے ایس بی) کی جانب سے جاری کردہ، جسے کمپنیز ایکٹ 2017ء کے تحت مشتہر کیا گیا تھا؛ اور کمپنیز ایکٹ 2017ء کے تحت جاری کردہ ہدایت نامے اور شرائط پر مشتمل ہیں؛ جہاں کہیں کمپنیز ایکٹ 2017ء کے تحت جاری کردہ ہدایت نامے کی شرائط آئی اے ایس 34 کے تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں تھیں، وہاں کمپنیز ایکٹ 2017ء کے ہدایت نامے کی شرائط پر عمل کیا گیا ہے۔

2.2 31مارچ 2019ء کے اختتام پر نو مہینوں کے یہ کنڈینسڈ عبوری مالی گوشوارے غیر آڈٹ شدہ ہیں۔

2.3 ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں میں وہ تمام معلومات اور انکشافات شامل نہیں ہیں جو سالانہ مالی گوشواروں کے لیے درکار ہیں اور جنھیں 31 دسمبر 2018ء کو اختتام پذیر ہونے والے سال کے لیے کمپنی کے سالانہ گوشواروں کے ساتھ ملا کر پڑھنا ضروری ہے۔

2.4 یہ کنڈینسڈ عبوری مالی گوشوارے کمپنیز ایکٹ 2017ء کے سیکشن 237 اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے ضوابط کے مطابق شیئر ہولڈرز کو جمع کروائے جا رہے ہیں۔

3. اکاؤنٹنگ پالیسیاں

3.1 ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کی تیاری میں استعمال کیے گئے اکاؤنٹنگ پالیسیاں اور حسابی طریقہ کار وہی ہیں جن کا اطلاق 31 دسمبر 2018ء کو اختتام پذیر ہونے والے سال کے سالانہ آڈٹ شدہ مالی گوشواروں کی تیاری میں کیا گیا تھا، ماسوا ظاہر کیے گئے درج ذیل کے:

نئے / نظر ثانی شدہ معیارات، توضیحات اور تبدیلیاں

آئی ایف آر ایس 15	صارفین کے ساتھ معاہدات کے محاصل
آئی ایف آر ایس 16	اجارے
آئی اے ایس 19	ملازمین کے فوائد: منصوبے کی ترامیم، کاٹ چھانٹ یا تصفیے (ترامیم)
آئی اے ایس 28	معاونین اور مشترکہ امور میں طویل مدتی سود (ترامیم)
آئی ایف آر آئی سی 23	انکم ٹیکس کے برتاؤ میں عدم یقینی

آئی ایف آر ایس 15 – صارفین کے ساتھ معاہدات کے محاصل

آئی ایف آر ایس 15 آئی اے ایس 11 تعمیری معاہدے اور آئی اے ایس 18 محاصل اور متعلقہ توضیحات کو مسترد کرتا ہے اور اس کا اطلاق، محدود استثنا کے ساتھ، صارفین کے ساتھ معاہدات کے ضمن میں حاصل ہونے والے تمام محاصل کے لیے ہوتا ہے ماسوا ان معاہدات کے جو دیگر معیارات کے دائرہ عمل میں آتے ہیں۔ نیا معیار ایک واحد ماڈل فراہم کرتا ہے جو کارکردگی کی ذمہ داریوں کی نشاندہی اور اطمینان کی بنیاد پر صارفین کے ساتھ کیے جانے والے معاہدات سے حاصل ہونے والے محاصل اور صارفین کے ساتھ ہونے والے ان معاہدات کے محاصل پر مبنی ہوتا ہے جو دیگر وسائل سے مختلف ہوں۔ کمپنی نے اپنانے کے ترمیم شدہ طریقہ کار کا انتخاب کیا۔

کمپنی پٹرولیم اور متعلقہ مصنوعات کی خریداریوں، ذخیرہ کاری اور مارکیٹنگ سے منسلک رہی ہے۔ یہ لبریکینٹ آئلز کی مختلف اقسام کی تیاری و مارکیٹنگ بھی کرتی ہے۔ کمپنی نے جائزہ لیا ہے کہ صارفین کے ساتھ معاہدوں میں کارکردگی کی نمایاں ذمہ داریاں متعلقہ اشیا کی منتقلی پر کنٹرول پر مبنی ہیں اور اس وقت اسے موقوف کر دیا جاتا ہے۔ اشیا کی منتقلی صارفین کو

اشیا کی ترسیل کے وقت ہوتی ہے۔ماڈل کے ہر مرحلے کا اطلاق کرتے ہوئے ادارے کے لیے ضروری ہے کہ وہ صارفین کے ساتھ معاہدے میں تمام متعلقہ حقائق اور حالات پر غور کر کے فیصلہ کرے۔

درج بالا پڑتال کی بناپر، کمپنی سمجھتی ہے کہ اس کی موجودہ اکاؤنٹنگ پالیسیاں کافی حد تک آئی ایف آر ایس 15 کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں۔

آئی ایف آر ایس16 -اجارے

آئی ایف آر ایس16، آئی اے ایس 17 اجارے، آئی ایف آر آئی سی 4 اس امر کا تعین کہ کیا انتظام میں اجارہ موجود ہے، ایس آئی سی 15 آپریٹنگ اجارے کی ترغیبات، اور ایس آئی سی 27 کسی اجارے کے قانونی فارم کے ضمن میں لین دین کے مادے کے جائزے کو مسترد کرتا ہے ۔ یہ معیار آئی ایف آر ایس16 کے تحت اجاروں کی پہچان، پیمائش، اظہار اور انکشاف کے اصول کا تعین کرتا ہے جس میں آپریٹنگ اور مالیاتی اجاروں کے درمیان فرق کو، مع چند استثنات، ختم کر دیا گیا ہے، اور جو مالی حیثیت کے بیان میں ان کے متعلقہ اجارہ واجبات کے ساتھ اثاثوں کے استعمال کا حق سمجھا جائے گا۔

کمپنی نے یکم جنوری 2019ء سے آئی ایف آر ایس16 کو متعلقہ ترمیم شدہ طریقے پر اختیار کیا۔اس طریقے کے تحت ابتدائی اطلاق کی تاریخ کو معیار تسلیم کرکے سابقہ اثر کو مجموعی اثر کے ساتھ تقابلی معلومات کی بحالی کے بغیر استعمال کرنے کے معیار کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ کمپنی نے عبوری عملی متناسب انتخاب کے اطلاق کو اپنایا جو صرف ان معاہدوں کے اطلاق کی اجازت دیتا ہے جنھیں اس سے قبل ابتدائی طور پر آئی اے ایس17 کا اطلاق کرتے ہوئے بطور اجارہ شناخت کیا گیا تھا۔ کمپنی نے ان اجارے کے معاہدوں کو تسلیم کرنے کے لیے ابتدائی اطلاق کی تاریخ کے استثنا کو استعمال کرنے کا بھی انتخاب کیا ہے، جن میں اجارے کی مدت 12 ماہ یا اس سے کم (قلیل مدتی اجاروں کے لیے) ہوتی ہے اور اس میں خریداری کا اختیار نہیں ہوتا ہے، اور ان اجارہ معاہدوں پر جس کے لیے بنیادی اثاثہ کم قدر (پست قدر اجاروں) کا ہوتا ہے۔

اجارے پر استعمال کے اثاثے، اجارے کے واجبات کی رقوم، متعلقہ پیش ادائی کے ردوبدل اور اس سے پہلے تسلیم شدہ حصولی اجارہ ادائیگیوں کے مساوی تسلیم کیے گئے تھے۔اجارہ واجبات کو باقی ماندہ اجارہ ادائیگیوں کی ظاہری قدر پر مبنی تسلیم کیا گیا، جس میں ابتدائی اطلاق کی تاریخ پر بڑھتی ہوئی قرض گیری کی شرح استعمال کرتے ہوئے رعایت کی گئی۔ کمپنی یکم جنوری 2019ء تک کسی ذیلی اجارے یا مالی اجارے کی حامل نہیں۔

مذکورہ بالا کی بنیاد پر کمپنی یکم جنوری 2019ء سے درج ذیل امور کو سمجھتی ہے:

- جائیداد، پلانٹ اور آلات کے تحت حق استعمال کے 3244436 ہزار روپے کے اثاثوں کی حامل ہے؛
- تقریباً 3333084 ہزار روپے کے اجارہ واجبات ہیں جنھیں ان کنڈینسڈ عبوری گوشواروں کی مالی صورتِ حال میں الگ سے ظاہر کیا گیا ہے؛ اور
- سابقہ اجاروں کے بطور حقِ استعمال اثاثوں سے متعلق 88648 ہزار روپے کی پیشگی ادائیگیوں کی نوزمرہ بندی کی گئی ہے۔

یکم جنوری 2019ء تک اجارے کے واجبات کو 31 دسمبر 2018ء تک آپریٹنگ اجاروں کے معاہدات کے ساتھ یکجا کیا جاسکتا ہے، جو درج ذیل ہے:

	روپے ہزار میں
31 دسمبر 2018ء تک آپریٹنگ اجاروں کے معاہدات	**5,217,504**
رعایت کا اثر	1,294,663
استثنا	
قلیل مدتی اجارے	12,507
پست قدر اجارے	135,468
اجارے جن کا یکم جنوری 2019ء تک آغاز نہیں ہوا	263,409
دیگر یکجا کرنے والی اشیا	178,373
یکم جنوری 2019ء تک مجموعی اجارہ واجبات	**3,333,084**
یکم جنوری 2019ء تک بڑھتی ہوئی قرض گیری کی بہ وزن اوسط شرح	**5%**

3.2 دورانِ سال مؤثر ہونے والے معیارات

آئی ایف آر ایس 9 –مالی آلات

جولائی 2014ء میں آئی اے ایس بی نے آئی اے ایس 39 : پہچان اور پیمائش کی جگہ آئی ایف آر ایس 9 کے مالی آلات کے مکمل ورژن کا اجرا کیا جو یکم جنوری 2018ء کے آغاز پر یا اس کے بعد سے نافذ العمل ہے، تاہم، سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن پاکستان (ایس ای سی پی) کے جاری کردہ ایس آر 1007 / / (I) 2017ء بتاریخ 4 اکتوبر 2017ء کے مطابق یکم جولائی 2018ء کے آغاز پر یا اس کے بعد سے ایف آر ایس 9 کو اختیار کیا جانا ضروری تھا۔ اسی دوران ایس ای سی پی نے اپنے ایس آر او 229/ / (I) 2019ء بتاریخ 14 فروری 2019ء کے مطابق آئی ایف آر ایس 19 30 جون 2019ء پر یا اس کے بعد اختتام پذیر ہونے والی مدت / سال تک اطلاق کیا جانا ضروری ہے۔

یہ معیار مالی اثاثوں اور مالی واجبات کی درجہ بندی، پیمائش اور پہچان کو حل کرتے ہیں اور آئی اے ایس میں متعلقہ ہدایات کی جگہ لیتے ہیں۔ آئی ایف آر ایس 9 اپنی جگہ برقرار رہتے ہوئے پیمائشی ماڈل کو آسان بناتے اور مالی اثاثوں کی پیمائش کے تین زمروں: مرتہن لاگت، دیگر جامع آمدنی کے ذریعے عرفی قدر (او سی آئی) اور نفع و نقصان بذریعہ عرفی قدر (پی اینڈ ایل) کو قائم کرتے ہیں۔ درجہ بندی کی بنیاد کا انحصار ادارے کے کاروباری ماڈل اور مالی اثاثوں کی خصوصیات کے معاہدوں پر مبنی رقوم کے بہاؤ پر ہوتا ہے۔ ایکویٹی کے آلات میں سرمایہ کاری کے لیے ضروری ہے کہ ان کی پیمائش نفع یا نقصان کے ذریعے عرفی مالیت میں کی جائے مع او آئی سی میں عرفی مالیت میں تبدیلیوں کی شمولیت کے موقع پر ری سائیکلنگ کے بجائے ناقابلِ تنسیخ انتخاب کے۔ یہ اب ایک نیا متوقع کریڈٹ نقصان (ای سی ایل) ماڈل ہے جو آئی اے ایس 39 کے تحت ہونے والے خسارے کی مضرت کے ماڈل کی جگہ لیتا ہے۔ مالی واجبات کے لیے زمرہ بندی و پیمائش کے ضمن میں، ماسوا او آئی سی میں ذاتی خطرہ قرض میں تبدیلیوں کی نشاندہی کے، عرفی مالیت پر واجبات کے لیے بذریعہ نفع یا نقصان کوئی تبدیلیاں نہیں ہیں۔

ای سی ایل مالی اثاثے کی متوقع لائف پر کریڈٹ خسارے کا بہ وزن امکان تخمینہ ہے۔ مالی اثاثوں کے لیے کریڈٹ خسارہ کمپنی کی وجہ سے معاہداتی رقوم کے بہاؤ اور ان رقوم کے بہاؤ جن کا حصول کمپنی کے لیے متوقع ہو کے مابین فرق کی قدر کو ظاہر کرتا ہے۔ چونکہ ای سی ایل ماڈل ادائیگیوں کی مقدار اور وقت کو اہم گردانتا ہے، لہٰذا کریڈٹ خسارہ اس وقت بھی پیدا ہوتا ہے جب کمپنی کی توقع ہوتی ہے کہ اس کو پوری ادائیگی کی جانی چاہیے لیکن بعد میں معاہدے کے سبب کچھ باقی رہ جاتا ہے۔

3.3 کمپنی سال کے اختتام پر سالانہ حقیقی قیمت بندی کے طریقے پر عمل کرتی ہے۔ لہٰذا، استعمال کے بعد فوائد کے منصوبوں کی از سرِ نو پیمائش کے اثرات کو ان کنڈینسڈ عبوری مالی بیانات میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

3.4 آمدنی پر ٹیکس عبوری مدت کے دوران اس ٹیکس شرح پر لیے جاتے ہیں جو مجموعی متوقع نفع یا نقصان پر قابلِ اطلاق ہوتی ہے۔

4. اکاؤنٹنگ تخمینے اور آراء

4.1 ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کی تیاری منظور شدہ اکاؤنٹنگ معیارات کی تائید سے کی گئی ہے جس کے لیے بعض اہم اکاؤنٹنگ تخمینوں کا استعمال درکار ہوتا ہے۔ منیجمنٹ کے لیے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ کمپنی کی اکاؤنٹنگ پالیسیاں کے اطلاق کے دوران اپنی رائے بھی شامل کرے۔ تخمینوں اور آراء کا مستقل جائزہ لیا جاتا ہے جو تاریخی تجربے اور دیگر عوامل، بشمول مستقبل کے واقعات کی توقعات، جنھیں حالات کے تحت مناسب سمجھا جاتا ہے، پر مبنی ہوتا ہے۔ تاہم، اصل نتائج ان تخمینوں سے مختلف ہوسکتے ہیں۔

4.2 ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کی تیاری کے دوران، کمپنی کی اکاؤنٹنگ پالیسیوں اور تخمینوں کی غیر یقینی کے اہم ماخذات کے اطلاق میں منیجمنٹ کی جانب سے کیے گئے نمایاں فیصلے وہی تھے جنھیں 31 دسمبر 2018ء کو اختتام پذیر ہونے والے سال کے آڈٹ شدہ سالانہ مالی گوشواروں پر بھی لاگو کیا گیا تھا، ماسوائے ذیل میں ظاہر کیے گئے مستثنیات کے:۔

5. جائیداد، پلانٹ اور آلات	نوٹ	غیر آڈٹ شدہ 31 مارچ 2019ء	آڈٹ شدہ 31 دسمبر 2018ء
		------------(ہزار روپے)------------	
آپریٹنگ اثاثے - خالص کتابی قیمت پر		**9,901,100**	9,659,775
ضرر کی فراہمی		**(357,548)**	(359,289)
		9,543,552	9,300,486
حقِ استعمال کے اثاثے - لاگت پر	5.2	**3,740,857**	-
جمع شدہ فرسودگی		**(85,226)**	-
		3,655,631	-
جاری کام پر سرمایہ	5.3	**2,481,596**	2,467,357
		15,680,779	11,767,843

5.1 آپریٹنگ اثاثوں میں اضافے، بشمول دورانِ مدت جاری کام پر سرمایے کی منتقلیاں، درج ذیل تھیں:

	غیر آڈٹ شدہ سہ ماہی کے اختتام پر 31مارچ 2019ء	31مارچ 2019ء
	--------(ہزار روپے)	---------
اجارہ والی زمین	**14,944**	57,417
آزاد زمین پر عمارتیں	**81**	-
اجارہ والی زمین پر عمارتیں	**51,392**	6,132
ٹینک اور پائپ لائنز	**33,501**	48,344
پلانٹ اور مشینری	**37,415**	22,195
لفٹس	**2,356**	2,304
تقسیم کے پمپ	**40,854**	3,060
رولنگ اسٹاک اور گاڑیاں	**2,259**	101
کمپیوٹر اور دیگر ضروری سامان	**121**	
برقی، میکانکی، اور آگ بجھانے والے آلات	**261,407**	-
فرنیچر، دفتر کا سامان اور دیگر اثاثے	**52,216**	20,411
	496,546	159,964

5.2 اپنے آپریشنز کے لیے کمپنی کی جانب سے اجارہ پر لی گئی زمین حقِ استعمال کے حامل اثاثوں میں شامل ہیں۔

5.3 **جاری کام پر سرمایہ**	**غیر آڈٹ شدہ** 31مارچ 2019ء	**آڈٹ شدہ** 31دسمبر2018ء
	-----------(ہزار روپے)	-----------
اجارہ والی زمین پر عمارتیں	**1,638,456**	1,527,069
ٹینک اور پائپ لائنز	**85,275**	104,834
پلانٹ اور مشینری	**626,926**	722,009
برقی، میکانکی، اور آگ بجھانے والے آلات	**71,276**	71,258
فرنیچر، دفتر کا سامان اور دیگر اثاثے	**13,008**	12,800
رولنگ اسٹاک اور گاڑیاں	**46,655**	29,387
	2,481,596	2,467,357

6. **غیر محسوس اثاثے**

کمپیوٹر سافٹ ویئرز	لاگت: اوپننگ	لاگت: اضافے	لاگت: کلوزنگ	جمع شدہ رہن: اوپننگ	جمع شدہ رہن: برائے مدت	جمع شدہ رہن: کلوزنگ	خالص کتابی مالیت	سالانہ شرح رہن
	------------------	------------------	------------------	(ہزار روپے)	------------------	------------------	------------------	
31مارچ2019ء	1,928,331	-	1,928,331	1,913,622	788	1,914,410	13,921	20٪
31دسمبر2018ء	1,912,571	15,760	1,928,331	1,912,571	1,051	1,913,622	14,709	

کمپنی کی جانب سے اس کی انٹرپرائز ریسورس پلاننگ (ای آر پی) نظام کے نفاذ و تنصیب کے ضمن میں اس کے کاروباری عمل کی تبدیلی اور منصوبے کو رواں بنانے کے حصے کے طور پر جمع کیے گئے 1912571 ہزار روپے کی لاگت اس کے غیر محسوس اثاثوں میں شامل ہے۔ کمپنی کی ای آر پی 31 دسمبر 2015ء میں پوری طرح رہن تھی تاہم یہ اب بھی مستقل استعمال میں ہے۔

7. طویل مدتی سرمایہ کاریاں

ایک غیر درج شدہ معاون پاک عرب پائپ لائن کمپنی لمیٹڈ (پیپکو) میں 26 فیصد کی سرمایہ کاری شامل ہے، جو اکاؤنٹنگ کے زیرِ ایکویٹی طریقے پر کی گئی، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

	غیر آڈٹ شدہ 31 مارچ 2019ء	آڈٹ شدہ 31 دسمبر 2018ء
	(ہزار روپے)	
مدت / سال کے آغاز پر بیلنس	**4,431,561**	4,046,815
قبل از ٹیکس منافع پر حصہ	**314,596**	1,399,141
ٹیکس کا حصہ	**(99,100)**	(425,066)
	215,496	974,075
موصول شدہ مقسومہ	**-**	(589,329)
مدت / سال کے اختتام پر بیلنس	**4,647,057**	4,431,561

8. طویل مدتی قرضے

بشمول قرض کی وجہ سے ایگزیکٹو ڈائریکٹر زیرِ واجب رقم 1798 ہزار روپے (31 دسمبر 2018ء: 2989 ہزار روپے)

	نوٹ	غیر آڈٹ شدہ 31 مارچ 2019ء	آڈٹ شدہ 31 دسمبر 2018ء
9. مؤخر ٹیکس		(ہزار روپے)	
قابلِ ٹیکس عارضی تفرق درج ذیل وجوہ سے پیدا ہوتا ہے؛			
-ٹیکس فرسودگی کی تیز رفتار		**(976,113)**	(1,008,069)
-معاون ادارے میں سرمایہ کاری		**(442,585)**	(383,934)
		(1,418,698)	(1,392,003)
قابلِ کٹوتی عارضی تفرق درج ذیل وجوہ سے پیدا ہوتا ہے؛			
-شرائط		**602,879**	674,200
-کم سے کم سابقہ (کیری فارورڈ) ٹیکس	9.1	**896,259**	896,259
		1,499,138	1,570,459
		80,440	178,456

9.1 سندھ ہائی کورٹ کے تناظر میں، جیسا کہ 31 مارچ 2019ء کو اختتام پذیر ہونے والی سہ ماہی کے ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کے نوٹ 14.1.2.1 میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، میں کمپنی نے کم از کم کیری فارورڈ ٹیکس کی 1793560 ہزار روپے کی رقم کی بطور مؤخر ٹیکس اثاثے تسلیم نہیں کیا ہے۔

	نوٹ	غیر آڈٹ شدہ 31 مارچ 2019ء	آڈٹ شدہ 31 دسمبر 2018ء
10. زیرِ تجارت اسٹاک		(ہزار روپے)	
خام مال اور پیکنگ کا سامان		**1,468,578**	1,607,620
متروک اور کم مستعمل اسٹاک کی فراہمی	10.1	**(34,060)**	(38,838)
		1,434,518	1,568,782
تیار مصنوعات		**19,688,815**	13,449,198
متروک اور کم مستعمل اسٹاک کی فراہمی	10.1	**(129,814)**	(133,869)
		19,559,001	13,315,329

14,884,111	**20,993,519**

10.1 متروک اور کم مستعمل اسٹاک کی فراہمی حسبِ ذیل ہے:

	غیر آڈٹ شدہ 31مارچ 2019ء	آڈٹ شدہ 31دسمبر2018ء
	-----------(ہزار روپے)-----------	
سال کے آغاز پر بیلنس	**172,707**	101,183
مدت کے دوران فراہمی	**52,198**	153,207
مدت کے دوران استرداد	**(61,030)**	(81,683)
	(8,832)	71,524
مدت کے اختتام پر بیلنس	**163,875**	172,707

11. **قرضے اور پیشگی ادائیگیاں**

بشمول قرض کی وجہ سے ایگزیکٹوڈائریکٹرز پر واجب رقم 4768ہزار روپے (31دسمبر2018ء: 4768ہزار روپے)

12. **دیگر واجب الادا**

	Note	غیر آڈٹ شدہ 31مارچ 2019ء	آڈٹ شدہ 31دسمبر2018ء
		-----------(ہزار روپے)-----------	
پٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی اور دیگر ڈیوٹیاں	12.1	**1,380,029**	1,380,029
قیمت کے تفرق کے دعوے			
-درآمدی خریداریوں پر	12.2	**295,733**	295,733
-ہائی اسپیڈ ڈیزل (ایچ ایس ڈی) پر	12.3	**343,584**	343,584
-درآمدی موٹر گیسولین پر	12.4	**1,961,211**	1,961,211
کسٹم ڈیوٹی پر واجبات	12.5	**44,413**	44,413
قابلِ واپسی سیلز ٹیکس	12.6	**1,097,653**	2,907,560
اندرونِ ملک بوجھ کو مساوی کرنے کا نظام		**189,513**	467,207
متعلقہ فریقوں کی جانب سے واجبات	12.7	**672,958**	463,869
ایک معاون کمپنی- پیپکو کی جانب سے واجب الادا لاگتِ خدمت		**11,369**	14,500
ملازمین کے منافعوں میں شراکت کا فنڈ		**-**	15,185
آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کی جانب سے واجبات		**2,074,263**	1,983,481
قابلِ بازیابی ٹیکس	12.8	**1,020,214**	1,020,214
لیٹر آف کریڈٹ پر سود		**25,037**	83,646
دیگر		**202,328**	221,775
		9,318,305	11,202,407
ضرر پر فراہمی		**(405,225)**	(405,225)
		8,913,080	10,797,182

12.1 بشمول 1369560ہزار روپے کی پٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی (31دسمبر2018ء; 1369560ہزار روپے) جو جون2007ء سے برآمدی سیلز پر حکومتِ پاکستان کی جانب سے واجب الادا ہے۔ 2011ء کے دوران کمپنی نے ان کے تصفیے کے لیے حکومتِ پاکستان کے وفاقی دفترِ محاصل (ایف بی آر) سے رابطہ کیا۔ ایف بی آر نے بعض دستاویزات طلب کیں جو کمپنی نے فراہم کر دیں۔ ایف بی آر نے 938866ہزار روپے کے دعووں کی تصدیق لارج ٹیکس پیئر یونٹ (ایل ٹی یو) کے ذریعے کی، جس کے حوالے سے 2014ء میں چیک وصول ہوئے۔ 2015ء کے دوران حکام کی جانب سے 182004 ہزار روپے کے دعووں کی تصدیق کا عمل کیا گیا تاہم اب تک ادائیگی نہیں کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ 2016ء کے دوران ایف بی آر کے ذریعے کسٹم اسٹیشن طورخم نے 851330ہزار روپے کے دعووں کی تصدیق مکمل کروائی۔ تاہم، بیلنس شیٹ کے مطابق اس کی

بھی اب تک ایف بی آر کی جانب سے منظوری نہیں ہوئی ہے۔ مزید بر آں، باقی ماندہ دعوے بھی تصدیق کے مرحلے میں ہیں اور کمپنی پُرامید ہے کہ ایف بی آر کی تصدیق کے بعد پوری رقم کی بازیابی کروالی جائے گی۔

12.2 1990ء تا 2001ء کے دوران درآمدات پر قیمت کے تفرق اور سابقہ ریفائنری قیمت پر براہِ راست اور ریٹیل سیلز پر حکومت کی جانب سے واجب الادا رقم ظاہر کی گئی ہے۔ کمپنی اس معاملے پر حکومتِ پاکستان کے ساتھ فعال طور پر رابطے میں ہے اور رقم کی مکمل بازیابی کے لیے پُرامید ہے۔

12.3 عام صارفین کے لیے آئل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے بوجھ کو کم کرنے کے حوالے سے پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافے کو روکنے کے لیے اس میں زرِاعانت دینے کے حکومتِ پاکستان کے قیمتوں کے اعلان پر مقامی / درآمدی ایچ ایس ڈی کی خریداری پر قیمت کے تفرق پر حکومتِ پاکستان کی جانب سے دعوے کا ظاہر کرتا ہے۔ کمپنی اس معاملے پر حکومتِ پاکستان کے ساتھ فعال طور پر رابطے میں ہے اور رقم کی مکمل بازیابی کے لیے پُرامید ہے۔

12.4 کمپنی کی جانب سے موٹر گیسولین کی درآمد پر قیمت کے تفرق کے دعووں میں کمپنی کے حصے کو ظاہر کرتا ہے، جو لینڈڈ لاگت اور اوگرا کی اعلان کردہ سابقہ ریفائنری قیمتوں کے مابین فرق ہے۔ 2007ء میں بڑھتی ہوئی ملکی طلب کو پورا کرنے کے لیے اوگرا کے ڈائریکٹر جنرل کی سربراہی میں ایک میٹنگ میں کمپنی اور دیگر آئل مارکیٹنگ کمپنیوں سے موٹر گیسولین کی درآمد کا کہا گیا تھا۔ جس پر آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے وزارتِ پٹرولیم وقدرتی ذخائر سے قیمت بندی کے طریقہ کار کے ایک پروپوزل کے ساتھ رابطہ کیا تھا، جس میں صارف کے لیے موٹر گیسولین کی قیمت ایکس ریفائنری (درآمدی پیریٹی) قیمت اور درآمدی مصنوعات کی لینڈڈ قیمت کے بہ وزن اوسط پر معین کرنے کی تجویز دی گئی تھی۔ وزارت پٹرولیم وقدرتی ذخائر کی جانب سے کسی ردعمل کے نہ ہونے کے باوجود کمپنی اور دیگر آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے صنعت کی جانب سے موٹر گیسولین کی درآمد جاری رکھی، کیونکہ انھیں اعتماد تھا کہ موٹر گیسولین پر قیمت کے تفرق کا تصفیہ پہلے کی طرح ہو جائے گا، جو کسٹم میں کارگو کے بھرنے کے وقت ایکس ریفائنری اور درآمدی لاگت کے درمیان تفرق پر مبنی ہوگا، کیونکہ یہ درآمدات وزارت پٹرولیم وقدرتی ذخائر کی ہدایات پر ہی کی جارہی تھیں۔

2009ء کے دوران کمپنی نے دیگر آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے ساتھ مل کر ایک مراسلے بتاریخ 23 جولائی 2009ء کے ساتھ وزارت سے رابطہ کیا جس میں دعووں کے تصفیے کے عمل کو تیز کرنے کی درخواست کی تھی۔ 02 اکتوبر 2009ء کو وزارت پٹرولیم وقدرتی ذخائر نے اس مسئلے پر مزید غوروخوض اور حل کے لیے آڈٹ شدہ دعویٰ جمع کروانے کی درخواست کی۔ اس کے بموجب کمپنی نے 31 مئی 2011ء تک دعووں کی آڈٹ شدہ رپورٹس جمع کروائیں جن کی رقم 2411661 ہزار روپے تھی۔ اس کے نتیجے میں کمپنی کو ان دعووں کے ضمن میں حکومتِ پاکستان کی جانب سے 454000 ہزار روپے کی رقم موصول ہوئی تھی۔

2012ء میں، بڑھتی ہوئی مقامی طلب کو پورا کرنے کے لئے، وزارت کی ہدایت پر آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے ایک بار پھر موٹر گیسولین درآمد کی۔ کمپنی نے آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے ساتھ ایک بار پھر حکومتِ پاکستان سے رجوع کیا کہ قیمتوں کے طریقہ کار میں گیاپ کارگو پر ہائی پریمیم کو شامل کیا جائے۔ وزارت نے آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کی تجویز کو قبول کیا اور آئی ایف ای ایم میکانزم کے ذریعہ درآمد شدہ موٹر گیسولین کے اصل پریمیم تفریق کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے اپنے ہدایت نامے پی ایل-3 (457) / 2012ء- 43 بتاریخ 31 مارچ 2012ء کے ذریعے اوگرا کو ہدایت کی۔

2013ء کے دوران کمپنی نے ایک مراسلے بتاریخ 20 مئی 2013ء کے ساتھ وزارت سے رابطہ کیا جس میں 109896 ہزار روپے کے دعوے کے تصفیے کے عمل کو تیز کرنے کی درخواست کی تھی۔ 6 جون 2013ء کو وزارت پٹرولیم وقدرتی ذخائر نے اس مسئلے پر مزید غوروخوض اور حل کے لیے آڈٹ شدہ دعویٰ جمع کروانے کی درخواست کی۔ اس کے بموجب کمپنی نے دعوے کی آڈٹ شدہ رپورٹ جمع کروادی۔

2017ء کے دوران مذکورہ بالا وزارت کے ہدایت نامے پر آئی ایف ای ایم طریقہ کار کے ذریعے 71844 ہزار روپوں کے مجموعی دعووں کا تصفیہ کیا گیا۔ 2018ء میں آئی ایف ای ایم طریقہ کار کے ذریعے مزید 38052 ہزار روپوں کے مجموعی دعووں کا تصفیہ کیا گیا۔

کمپنی اس معاملے میں دیگر او ایم سیز اور آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل (او سی اے سی) کے ساتھ مل کر وزارت سے رابطے میں ہے اور مکمل رقم کی بازیابی کے لیے پُرامید ہے۔

12.5 وزارت مالیات کی جانب سے فنانس ایکٹ 2016ء بتاریخ 24 جون 2016ء کے ذریعے خام تیل، ہائی اسپیڈ ڈیزل اور موٹر گیسولین کی درآمد پر، 25 جون 2016ء سے مؤثر کسٹم ڈیوٹی کی شرح میں اضافے کے سلسلے میں واجبات ظاہر کرتا ہے۔ پراڈکٹ کی قیمت بندی کے فارمولے کے تحت آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کے لیے ضروری ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی فروخت پر صارفین سے وہی لاگتی عناصر اور ڈیوٹیاں بازیاب کروائے جن کی قیمتوں کی اطلاع ماہانہ بنیادوں پر دی جاتی ہے۔ تاہم کسٹم ڈیوٹی کی شرح میں اضافے کا اثر جولائی 2016ء میں اوگرا کی جانب سے جاری کی گئی قیمت کی اطلاع میں شامل نہیں کی گئی، جس کے نتیجے میں حکومتِ پاکستان کے ذمے کسٹم ڈیوٹی پر قابلِ ادا واجبات عائد ہوگئے۔ کمپنی نے درج بالا بیلنس کی حکومتِ پاکستان سے بازیابی کے لیے اس معاملے کو او سی اے سی کے سامنے اٹھایا اور اس سلسلے میں رقوم کی بازیابی کے لیے پُرامید ہے۔

12.6 بشمول برآمدی سیلز پر واجب الادا سیلز ٹیکس جو اکتوبر 2005ء تا جون 2006ء اور جنوری 2008ء تا اگست 2011ء کی مدت میں بڑھ کر بالترتیب 663045 ہزار روپے اور 642996 ہزار روپے ہو گیا۔ 2017ء کے دوران ٹیکس حکام نے 440378 ہزار روپے کے ری فنڈز کی تصدیق مکمل کرلی جو موصول ہو چکی ہے۔ ری فنڈز کے باقی ماندہ دعووں کے لیے کمپنی بازیابی کے لیے سرگرمی سے متحرک ہے۔ 2018ء میں ٹیکس حکام نے ری فنڈ پیمنٹ آرڈر (آرپی او) کی مد میں مزید 75389 ہزار روپے کے ری فنڈز کی تصدیق مکمل کرلی جسے جاری کیا جاچکا ہے۔ باقی ماندہ ری فنڈ دعووں کے ضمن میں بازیابی کے لیے کمپنی سرگرمی سے متحرک ہے۔

12.7 کمپنی کی جانب سے شیل ایوی ایشن لمیٹڈ کے ذریعے صارفین سے بازیابی کے ضمن میں خالص وصولی پر مشتمل ہے۔

12.8 2013ء میں، ڈپٹی کمشنر ان لینڈ ریونیو (ڈی سی آئی آر) نے اپیلٹ ٹربیونل ان لینڈ ریونیو (اے ٹی آئی آر) کی ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے، ٹیکس سال 2006ء کے سلسلے میں ڈینوو کارروائی مکمل کی اور 425514 ہزار روپے کا مطالبہ کیا۔ یہ مطالبہ بنیادی طور پر ہائی اسپیڈ ڈیزل کی درآمد پر شیل انٹر نیشنل ٹریڈنگ مڈل ایسٹ (ایس آئی ٹی ایم ای) کو دیے گئے پریمیم کی عدم دستیابی سے متعلق ہے جبکہ اسے غیر مقیم کی ادائیگی کے طور پر رکھتے ہوئے کمپنی انکم ٹیکس آرڈیننس کے سیکشن 152 کے تحت ٹیکس میں کٹوتی کرنے میں ناکام رہی ہے۔ جس کے مطابق مذکورہ بالا آرڈر کے جواب میں کمپنی نے 301167 ہزار روپے کی رقم جمع کروائی جبکہ 111785 ہزار روپے کی رقم کا سیلز ٹیکس ری فنڈ میں تصفیہ کیا گیا۔ مزید برآں، آرڈر میں موجود بعض واضح غلطیوں کی اصلاح کے لیے ایک اصلاحی درخواست بھی دائر کی گئی تھی جسے قبول کر لیا گیا ہے اور اس کو عملی شکل دی گئی ہے۔ کمپنی نے مذکورہ بالا آرڈر کے خلاف بھی سی آئی آر (اپیل) کے سامنے اپیل دائر کی تھی جس نے 2 فروری 2015ء کو اپنے آرڈر میں ڈی سی آئی آر کے ذریعہ منظور کردہ حکم کو برقرار رکھا ہے۔ کمپنی نے اے ٹی آئی آر سے پہلے اس کے خلاف ایک اپیل دائر کی ہے جو سماعت کے لیے زیر التوا ہے۔ کمپنی، اپنے ٹیکس مشیروں کے مشورے پر اپیلٹ کی سطح پر سازگار نتائج کی توقع کرتی ہے اور مذکورہ بالا حکم کے تحت ہونے والے واجبات کے امکان میں کمی پر غور کرتی ہے۔

	نوٹ	غیر آڈٹ شدہ 31 مارچ 2019ء	آڈٹ شدہ 31 دسمبر 2018ء
13. تجارتی و دیگر واجبات		-----------(ہزار روپے)	-----------
قرض خواہان	13.1	**29,985,603**	21,754,296
واجب الحصول واجبات	13.2	**8,809,270**	9,876,108
اجارہ واجبہ کا موجودہ حصہ		**194,933**	-
محفوظ امانتیں		**373,997**	368,726
صارفین کی جانب سے وصول کی گئی پیشگی رقوم		**104,925**	990,872
ریٹائرمنٹ کے بعد طبی فوائد کی فراہمی		**97,987**	97,987
ریٹائرمنٹ پر عملے کے لیے فوائد کی اسکیم		**130,806**	96,902
ملازمین کے لیے رفاہی فنڈز		**326,402**	323,088
ملازمین کے منافع شراکتی فنڈ		**729**	-
عملے کو ملازمت سے فارغ کرنے کے منصوبے کی فراہمی		**71,371**	154,837
دیگر واجبات		**291,654**	103,860
		40,387,677	33,766,676

13.1 بشمول معاون کمپنیوں کو واجب الادا مجموعی رقم 23833193 ہزار روپے (31 دسمبر 2018ء: 16884205 ہزار روپے)

13.2 بشمول معاون کمپنیوں سے واجب الحصول مجموعی رقم 2499278 ہزار روپے (31 دسمبر 2018ء: 3394065 ہزار روپے)

14. اتفاقی مصارف اور معاہدات

14.1 اتفاقی مصارف

14.1.1 انفراسٹرکچر فیس

سندھ فنانس ایکٹ 1994ء نے بذریعہ سمندر یا فضا صوبہ سندھ میں داخل ہونے یا باہر جانے والی تمام اشیا کی سی اینڈ ایف مالیت پر 0.5 فیصد کی شرح پر انفراسٹرکچر فیس عائد کرنے کی تجویز دی۔ اس کے بعد سندھ اسمبلی نے سندھ فنانس ایکٹ 2013ء کی قانون سازی کے ذریعے سندھ فنانس ایکٹ 1994ء میں ایک ترمیم کی جس کے مطابق کسٹم حکام کی جانب سے اشیا کے خالص وزن کے مختلف درجوں (slabs) کی اشیا پر مجموعی مالیت کے 0.92 فیصد تا 0.95 فیصد تک مع ایک پیسہ فی کلومیٹر کی انفراسٹرکچر فیس عائد کی گئی۔

کمپنی اور دیگر کئی اداروں نے سندھ ہائی کورٹ میں آئینی پٹیشن دائر کرکے اس لیوی کو چیلنج کیا۔ یہ پٹیشنز خارج کردی گئیں کیونکہ ان کے زیرِ غور ہونے کے دوران ہی حکومتِ سندھ نے ایک آرڈیننس کے ذریعے اس لیوی کی نوعیت کو بدل دیا۔ کمپنی اور دیگر اداروں نے اس ترمیم شدہ آرڈیننس پر سندھ ہائی کورٹ میں ایک دیوانی مقدمہ دائر کیا۔ تاہم، اکتوبر 2003ء میں یہ مقدمے خارج کردیے گئے۔ تمام مدعیان نے اس اخراج کے خلاف انٹرا کورٹ اپیلز کو ترجیح دی۔ ہائی کورٹ نے ستمبر 2008ء میں ان انٹرا کورٹ اپیلوں کا فیصلہ کیا جس کے مطابق یہ لیوی جائز تھی اور 12 دسمبر 2006ء کے بعد سے قابلِ وصول تھی، اس سے قبل نہیں۔ اس فیصلے کو ناپسند کرتے ہوئے کمپنی اور حکومتِ سندھ دونوں ہی نے معزز عدالتِ عظمٰی پاکستان (سپریم کورٹ) میں دو الگ الگ اپیلیں دائر کیں۔

2011ء میں حکومتِ سندھ نے اس استدعا پر بنا کسی شرط کے اپنی اپیل واپس لے لی کہ سندھ اسمبلی نے سندھ فنانس (ترمیم) ایکٹ، 2009ء پر قانون سازی کی تھی اور انفراسٹرکچر فیس کو 1994ء سے نافذ العمل قرار دیا تھا۔ تاہم، سپریم کورٹ نے نئی قانون سازی کے تناظر میں کمپنی اور دیگر اداروں کو ہدایت دی کہ اس مقدمے کو چیلنج کرنے کے لیے ہائی کورٹ میں تازہ پٹیشن دائر کریں اور ہائی کورٹ کے اس سے پہلے کے آرڈر کو کالعدم سمجھیں۔

ہائی کورٹ نے دائر کی گئی نئی پٹیشنز پر ایک عبوری حکم جاری کیا کہ 27 دسمبر 2006ء تک کلیئر کیے گئے مال کی ترسیل پر لی گئی کوئی بینک گارنٹی / سیکورٹی فیس واپس کی جائے گی اور اس مدت کے بعد کلیئر کیے گئے مال کی ترسیل پر لی گئی گارنٹی یا سیکورٹی فیس کا 50 فیصد بھنا (encash) لیا جائے گا اور باقی ماندہ بیلنس اس پٹیشن کے خارج ہونے تک برقرار رکھا جائے گا۔ مستقبل میں کلیئرنس کے لیے کمپنی کے لیے ضروری تھا کہ اشیا کو کلیئر کروانے کے لیے بیلنس کی رقم کے لیے گارنٹی / سیکورٹی کی مد میں رقم کا 50 فیصد ادا کرے۔

2017ء کے دوران سندھ اسمبلی نے سندھ ڈویلپمنٹ اینڈ مینٹی ننس آف انفراسٹرکچر سیس ایکٹ، 2017ء (ایس ڈی ایم آئی ایکٹ) پاس کیا جو یکم جولائی 1994ء سے نافذ العمل ہوتا۔ اس ایس ڈی ایم آئی ایکٹ کے ذریعے کسٹم حکام کی جانب سے اشیا کے خالص وزن کے مختلف درجوں (slabs) کی اشیا پر مجموعی مالیت کے لیے انفراسٹرکچر فیس کی حد بڑھا کر 1.10 فیصد تا 1.15 فیصد مع ایک پیسہ فی کلومیٹر کی کردی گئی۔ ایس ڈی ایم آئی ایکٹ نے سندھ فنانس ایکٹ 1994ء اور اس کے بعد کی ترامیم کے تحت عائد کردہ انفراسٹرکچر سیس کی جگہ لے لی۔ سندھ فنانس ایکٹ 1994ء اور اس میں ترامیم کے ذریعہ عائد سیس کے خلاف ہائی کورٹ کے پہلے عبوری حکم کی تعمیل کے لیے، کمپنی اس میں شامل سیس کی 50 فیصد رقم ادا کرتی رہتی ہے اور بیلنس کی رقم کے لیے بینک گارنٹی فراہم کرتی ہے۔

2018ء میں، کمپنی نے ایس ڈی ایم آئی ایکٹ کے تحت سیس کی وصولی کو چیلنج کرنے کے لئے سندھ ہائی کورٹ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی، جس کے خلاف حکم امتناعی دے دیا گیا ہے۔

عدالت کے ذریعہ دیے گئے حکمِ امتناعی کے بعد، کمپنی نے اس کی صورتِ حال کا جائزہ لیا ہے اور اسے بطور قرض تسلیم کیے بغیر، 31 مارچ 2019ء تک جمع شدہ محصول کا تخمینہ 135493 ہزار روپے لگایا ہے (31 دسمبر، 2018ء: 129،493 ہزار روپے)۔ تاہم، مجموعی فیس کی وجہ سے حتمی ذمہ داری، اگر کوئی ہے تو، ابھی کمپنی پر اطلاق سے متعلق غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

کمپنی، اپنے قانونی مشیروں کی رائے کی بنیاد پر سازگار نتائج کے لیے پُراعتماد ہے اور اسی لیے ان مالی گوشواروں میں لیوی کے حوالے سے کوئی شرائط شامل نہیں کی گئی ہیں۔

14.1.2 ٹیکس

14.1.2.1 2011ء کے دوران، ٹیکس حکام کی جانب سے کمپنی کو ٹیکس سال 2008ء کے حوالے سے 735109 ہزار روپے کا ڈیمانڈ آرڈر موصول ہوا۔ یہ ڈیمانڈ بنیادی طور پر جائزہ افسر کی جانب سے عمومی اخراجات کے اختصاص اور تجارت و دیگر واجبات میں مضرت کے لیے فراہمی کے استرداد پر عائد ٹیکس میں اضافے کی وجہ سے بڑھ گیا۔ مزید یہ کہ جائزہ افسر نے اس سے قبل کے برسوں میں ادا کیے گئے 482685 ہزار روپے کی رقم کے کم از کم ٹیکس کے لیے کریڈٹ کو بھی نامنظور کرکے اسے ٹیکس سال 2008ء کے لیے ٹیکس واجبہ قرار دیا۔ اس کے بعد کمپنی نے آرڈر کے خلاف ریکارڈ میں ظاہر ہونے والی کچھ غلطیوں کی اصلاح کے لیے درخواست دائر کی۔ ٹیکس افسر نے کمپنی کے اس نزاع کو قبول کرتے ہوئے طلب کردہ رقم کم کرکے 527150 ہزار کردی۔ کمپنی نے اس ڈیمانڈ کے ردعمل میں بطور احتجاج 120000 ہزار روپے جمع کروائے اور کمشنر ان لینڈ ریونیو کے پاس ایک اپیل (سی آئی آر اپیلز) اور اس کے بعد اے ٹی آئی آر کے پاس دائر کردی۔ 2012ء میں سی آئی آر اپیلیں اور اے ٹی آر دونوں کا فیصلہ کمپنی کے خلاف ہوگیا۔ کمپنی نے اے ٹی آر کے اس آرڈر کے خلاف سندھ ہائی کورٹ میں اپیل دائر کردی جس کی سماعت ابھی زیرِ غور ہے۔

2013ء کے دوران سندھ ہائی کورٹ نے کسی اور کمپنی کے حوالے سے انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے سیکشن 113 (2)(سی) پر اپیلٹ ٹریبونل کی توضیح پلٹ دی اور فیصلہ کیا کہ کم از کم ٹیکس آگے بڑھایا (کیری فارورڈ) نہیں جائے گا، اگر اس سال کھاتے میں نقصان کی صورت میں کوئی ٹیکس ادا نہ کیا گیا ہو یا نقصانات کیری فارورڈ کیے گئے ہوں۔ اپنے قانونی مشیر کی واقعی تائید پر کمپنی کی مینیجمنٹ کا خیال یہ تھا کہ درج بالا آرڈر درست نہیں تھا اور اگر کمپنی کو اس کی اپیل کے جواب میں ہائی کورٹ سے یہی فیصلہ ملتا ہے تو یہ سپریم کورٹ آف پاکستان، جس تک رسائی کا کمپنی کا ارادہ تھا، کے ذریعے برقرار نہیں رہ پائے گا۔ چنانچہ، کمپنی نے اس ڈیمانڈ کے حوالے سے ردوبدل پر غور کرتے ہوئے قابلِ بازیافت کے طور پر 120000 ہزار روپے جمع کروادیے جنھیں دیگر واجبات کی ذیل میں شامل کیا گیا ہے۔

14.1.2.2 2012ء میں کمپنی کو ٹیکس حکام کی جانب سے ٹیکس سال 2004ء کے ضمن میں 161057 ہزار روپے کا آرڈر موصول ہوا۔ یہ ڈیمانڈ بنیادی طور پر جائزہ افسر کی جانب سے عمومی اخراجات کے اختصاص، سافٹ ویئر کی لاگت کے بطور محاصل اخراجات کے دعوے کی نامنظوری اور آزاد کشمیر سے ہونے والی آمدنی پر کریڈٹ کی نامنظوری جیسے اضافوں کی وجہ سے بڑھ گیا تھا۔ کمپنی نے آرڈر کے جواب میں 29106 ہزار روپے کی رقم جمع کروائی اور سی آئی آر اپیلوں کے ساتھ ایک اور اصلاحی درخواست جمع کروائی۔ ٹیکس افسر نے اپنے آرڈر میں درستی کی اور آزاد کشمیر کے ٹیکس کریڈٹ کو منظور کرتے ہوئے اور سافٹ ویئر کی لاگت کے رہن پر جزوی مدد دیتے ہوئے ٹیکس ڈیمانڈ کم کر کے 109895 ہزار روپے کر دی، نیز اس معاملے کو سمجھتے ہوئے 29106 ہزار روپے پہلے ہی اس مد میں جمع کروائے جا چکے تھے۔

چنانچہ، کمپنی نے اس اصلاح شدہ آرڈر کے تحت 100000 ہزار روپے کی ادائیگی کی اور سی آئی آر اپیلوں کے ساتھ ایک اور اصلاحی درخواست جمع کروادی۔ ٹیکس افسر نے سافٹ ویئر لاگت کے ضمن میں اپنے نظر ثانی شدہ آرڈر میں مزید کمی کی جس کے نتیجے میں خالص ٹیکس ری فنڈ 733 ہزار روپے رہ گیا۔ اس معاملے کو سمجھتے ہوئے مذکورہ رقم پہلے ہی اس مد میں جمع کروائی جا چکی تھی۔ نظر ثانی شدہ اصلاحی آرڈر میں اب بھی بعض غلطیاں موجود ہیں جن کے لیے کمپنی نے ایک اور اصلاحی درخواست جمع کروائی جواب بھی زیرِ سماعت ہے۔

2013ء میں سی آئی آر اپیلز نے اخراجات کی تقسیم کے سلسلے میں ٹیکس افسر کی استعمال کردہ بنیاد کو برقرار رکھا تھا اور ٹیکس حکام کو شرح کا تعین کرنے کے لیے، درست اعداد و شمار پر کام کرنے کی ہدایت کی تھی۔ سی آئی آر اپیلوں نے سافٹ ویئر لاگت کی نامنظوری کے حوالے سے ٹیکس حکام کو بعد کو آنے والے برسوں کے اثرات شامل کرنے کی ہدایت دی تھی۔ کمپنی نے سی آئی آر اپیلز کے حکم کے خلاف اے ٹی آئی آر کے سامنے اپیل دائر کی جس نے 07 دسمبر 2015ء کو ایک آرڈر کے ذریعے اخراجات کی تقسیم کے معاملے پر سی آئی آر اپیلز کے فیصلے کی توثیق کر دی۔

کمپنی نے اے ٹی آئی آر کے آرڈر کے خلاف سندھ ہائی کورٹ میں ایک ریفرنس دائر کیا۔ بیک وقت، اس سے قبل کے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے ایک اور متفرق درخواست اے ٹی آئی آر میں دائر کی گئی۔ 22 دسمبر، 2016ء کے ای ٹی آئی آر کے آرڈر میں اپنے فیصلے پر دوبارہ نظر ثانی کی اور اس امر پر اتفاق کیا کہ دیوانی پٹیشن نمبر 1306 برائے 2014ء کے سلسلے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ تاہم، اس نے محکمہ کے وجہ نزاع کو دوبارہ سے سننے اور سماعت کو دوبارہ درست کرنے کی ہدایت بھی کی۔

27 فروری، 2019ء کے ای ٹی آئی آر کے حکم کے تحت محکمہ ٹیکس کے ذریعہ شروع کردہ مذکورہ بالا مقدمے کو زائد المیعاد قرار دے دیا گیا ہے۔ محکمہ کے سامنے اپیل کے نفاذ کے آرڈر کے اجراء کے لیے درخواست دائر کی گئی ہے جس کے جلد موصول ہونے کی توقع ہے۔ اس ڈیمانڈ کے حوالے سے کی گئی ادائیگی کو قابلِ بازیافت سمجھتے ہوئے دیگر واجبات کی ذیل میں شامل کیا گیا ہے۔

14.1.2.3 2015ء میں ٹیکس حکام نے سال 2011ء کے لیے انکم ٹیکس آڈٹ کو حتمی شکل دینے کے بعد 1694921 ہزار روپے کی ڈیمانڈ تیار کی۔ یہ ڈیمانڈ بنیادی طور پر درآمدات پر ایس آئی ٹی ایم ای کو پریمیم ادائیگی کی نامنظوری، تکنیکی خدمات کی فیس کی نامنظوری، اور دوسری معاون کمپنی کے ضمن میں ٹیکس کی نان ود ہولڈنگ اور اخراجات کی تقسیم کی وجہ سے بڑھ گئی تھی۔ نیز، ٹیکس واجبات کے حساب میں میں گذشتہ برسوں کے غیر استعمال شدہ ٹیکس نقصانات کو ایڈجسٹ نہیں کیا گیا تھا۔ آرڈر کے جواب میں کمپنی نے ایک اصلاحی درخواست دائر اور سی آئی آر اپیلز کے ساتھ اپیل دائر کی۔ ٹیکس افسر نے گذشتہ برسوں کے غیر استعمال شدہ ٹیکس نقصانات کی اجازت دینے کے حکم کی اصلاح کی جس سے ڈیمانڈ گھٹ کر 250144 ہزار روپے رہ گئی۔ نظر ثانی شدہ آرڈر میں ابھی بھی کچھ غلطیاں تھیں جن کے لیے کمپنی نے حکام کے پاس ایک اور اصلاحی درخواست دائر کی جسے حکام نے مسترد کر دیا۔ تاہم، کمپنی کی اپیل پر، 9 ستمبر 2015ء کو اپیلٹ کے آرڈر کے تحت سی آئی آر اپیلز نے کمپنی کے حق میں ایس آئی ٹی ایم ای کو دیے گئے پریمیم کی عدم دستیابی اور تکنیکی خدمات کی فیس سمیت زیادہ تر معاملات کا فیصلہ کمپنی کے حق میں کر دیا، جب کہ برے قرضوں (bad debts) کی ادائیگی کی تنسیخ کی تصدیق نہیں کی گئی تھی۔

نظر ثانی کے بعد ترمیم شدہ آرڈر میں ابھی بھی کچھ غلطیاں تھیں جن کے لیے کمپنی نے حکام کے پاس ایک اور اصلاحی درخواست دائر کی جسے حکام نے مسترد کر دیا۔ تاہم، کمپنی کی اپیل پر، 9 ستمبر 2015ء کو سی آئی آر اپیلز کے اپیلٹ آرڈر کے تحت پریمیم کی عدم دستیابی اور تکنیکی خدمات کی فیس سمیت زیادہ تر معاملات کا فیصلہ کمپنی کے حق میں کر دیا گیا ہے، جب کہ برے قرضوں (bad debts) کی ادائیگی کی تنسیخ کی تصدیق کر دی گئی۔ کمپنی اور محکمہ دونوں نے سی آئی آر اپیلز کے فیصلے کے خلاف اپیلیں دائر کی ہیں۔ اے ٹی آئی آر نے 6 اپریل، 2017ء کو اپنے فیصلے کے تحت، اخراجات کی تقسیم کے معاملے کو برقرار جبکہ درآمدات اور معین اثاثوں کے تصرف میں ہونے والے نقصان پر ایس آئی ٹی ایم ای کو ادا کیے گئے پریمیم کے معاملے کو ایک طرف رکھتے ہوئے دونوں اپیلوں کو نمٹا دیا۔ مذکورہ فیصلے کے خلاف ایک ریفرنس کی درخواست کمپنی نے ہائی کورٹ کے سامنے دائر کی ہے۔

مذکورہ بالا معاملے کی خوبیوں اور اپنے ٹیکس مشیروں کے مشورے کے مطابق کمپنی مذکورہ بالا معاملے پر اچھے نتائج کی توقع ہے اور اسی لیے ان کنڈینسڈ عبوری گوشواروں میں اس ضمن میں کوئی بھی شرط شامل نہیں کی گئی ہے۔

14.1.2.4 2016ء میں ٹیکس حکام نے سال 2010ء کے لیے انکم ٹیکس آڈٹ کو حتمی شکل دینے کے بعد 2212170 ہزار روپے کی ڈیمانڈ تیار کی۔ یہ ڈیمانڈ بنیادی طور پر درآمدات پر ایس آئی ٹی ایم ای کو پریمیم ادائیگی کی نامنظوری، تکنیکی خدمات کی فیس کی نامنظوری، اور دوسری معاون کمپنی کے ضمن میں ٹیکس کی نان ود ہولڈنگ اور اخراجات کی تقسیم کی وجہ سے بڑھ گئی

تھی۔ نیز، ٹیکس واجبات کے حساب میں میں گذشتہ برسوں کے غیر استعمال شدہ ٹیکس نقصانات کو ایڈجسٹ نہیں کیا گیا تھا۔ آرڈر کے جواب میں کمپنی نے ایک اصلاحی درخواست دائر اور سی آئی آر اپیلز کے ساتھ اپیل دائر کی۔ 31 اگست 2016ء کو اپیلٹ کے آرڈر کے تحت سی آئی آر اپیلز نے زیادہ تر معاملات کا فیصلہ کمپنی کے حق میں کر دیا، ماسوا، برے قرضوں (bad debts) کی ادائیگی کی تنسیخ کے مسئلے اور قانونی مسائل کے، جس کے خلاف کمپنی نے اے ٹی آئی آر میں اپیل دائر کر دی۔

مذکورہ بالا معاملے کی خوبیوں اور اپنے ٹیکس مشیروں کے مشورے کے مطابق کمپنی مذکورہ بالا معاملے پر اچھے نتائج کی توقع ہے اور اسی لیے ان کنڈینسڈ عبوری گوشواروں میں اس ضمن میں کوئی بھی شرط شامل نہیں کی گئی ہے۔

14.1.2.5 2017ء میں ٹیکس حکام نے سال 2015ء کے لیے انکم ٹیکس آڈٹ کو حتمی شکل دینے کے بعد 5126 ہزار روپے کی ڈیمانڈ تیار کی۔ یہ ڈیمانڈ بنیادی طور جائزہ افسر کی جانب سے عمومی اخراجات کے اختصاص اور معین اثاثوں پر ٹیکس خسارے کے ضیاع کی نامنظوری کی وجہ سے بڑھ گئی تھی۔ آرڈر کے جواب میں کمپنی نے سی آئی آر اپیلز میں اپیل دائر کی اور اس ڈیمانڈ کے ضمن میں سندھ ہائی کورٹ سے حکمِ امتناعی حاصل کر لیا۔ 31 اگست 2016ء کو اپیلٹ کے آرڈر کے تحت سی آئی آر اپیلز نے ایف ٹی آر انکم کے لیے سیلز کی لاگت پر اختصاص کی وجہ سے اس ڈیمانڈ کو ختم کر دیا، تاہم سی آئی آر (اے) نے سپر ٹیکس (Super Tax) اور ڈبلیو ایف ایف کی لیوی کو برقرار رکھا۔ اس کے خلاف کمپنی نے اے ٹی آئی آر میں اپیل دائر کر دی۔

مذکورہ بالا معاملے کی خوبیوں اور اپنے ٹیکس مشیروں کے مشورے کے مطابق کمپنی مذکورہ بالا معاملے پر اچھے نتائج کی توقع ہے اور اسی لیے ان کنڈینسڈ عبوری گوشواروں میں اس ضمن میں کوئی بھی شرط شامل نہیں کی گئی ہے۔

14.1.3 2011ء میں ٹیکس حکام نے جولائی 2008ء تا جون 2009ء کی مدت کے لیے سیلز ٹیکس اور ایف ای ڈی آڈٹ اور ستمبر تا اکتوبر 2008ء کی مدت کے لیے بعد از ری فنڈ آڈٹ کا انعقاد کیا اور متعدد آرڈرز کے ذریعے ہونے والے جرمانے شامل کرتے ہوئے سیلز ٹیکس اور ایف ای ڈی کی مد میں 1843529 ہزار روپے کی رقم طلب کی۔ 2012ء اور 2013ء کے دوران بھی ٹیکس حکام نے جولائی 2009ء تا دسمبر 2009ء کی مدت کے لیے سیلز ٹیکس اور ایف ای ڈی آڈٹ اور جنوری تا دسمبر 2011ء کی مدت کے لیے بعد از ری فنڈ آڈٹ کا انعقاد کیا اور جرمانے شامل کرتے ہوئے سیلز ٹیکس اور ایف ای ڈی کی مد میں بالترتیب 1093370 ہزار روپے اور 2902486 ہزار روپے کی رقم طلب کی۔

یہ ڈیمانڈز بنیادی طور پر ان وجوہات سے بڑھ گئیں: (i) زیرو ریٹڈ رسد کے ضمن میں ان پٹ ٹیکس کی نامنظوری؛ (ii) لائسنس فیس، گروپ سروس فیس اور ٹریڈ مارک اور اظہاری فیس پر ایف ای ڈی کا عائد کیے جانا؛ (iii) گوشواروں اور مالی بیانات کے مطابق آؤٹ پٹ سیلز ٹیکس میں تفرق پر سیلز ٹیکس کا عائد کیے جانا؛ (iv) لبریکینٹس پر سیلز ٹیکس جو ریٹیل قیمت کے بجائے سپلائی کی قیمت پر ادا کیا جاتا ہے، جیسا کہ پیک پر بتایا گیا ہے؛ اور (v) ان پُٹ سیلز ٹیکس کا غیر قانونی تسویہ۔

2012ء کے دوران ٹیکس حکام نے ستمبر 2008ء سے متعلق قابل واپسی سیلز ٹیکس کی مد میں 173799 ہزار روپے کی سیلز ٹیکس ڈیمانڈ کا تصفیہ کیا۔ کمپنی نے مذکورہ بالا آرڈرز کے رد عمل میں اپیلیں دائر کیں اور سی آئی آر اپیلوں، اے ٹی آئی آر، اور سندھ ہائی کورٹ سے اس ڈیمانڈ کے ضمن میں حکمِ امتناعی طلب کیا۔ ستمبر اور اکتوبر 2008ء کے حوالے سے اپیلوں میں اے ٹی آئی آر نے کمپنی کے حق میں فیصلہ کیا جبکہ جولائی 2008ء تا جون 2009ء اور جولائی 2009ء تا دسمبر 2009ء کی اپیلوں کا فیصلہ سی آئی آر نے کمپنی کے حق میں کیا، ماسوا ڈیلرز کی جوائننگ فیس اور کمپنی کی ملکیتی اور کمپنی کی جانب سے چلائی جانے والی (سی او سی او) سائٹس پر ایف ای ڈی کے مسئلے کے۔ کمپنی نے اس مسئلے پر اے ٹی آئی آر میں اپیل دائر کی جو ازسرِ نو تصفیے کے لیے ٹیکس حکام کو واپس بھیج دی گئی۔ 2015ء کے دوران اے ٹی آئی آر نے جولائی 2009ء تا دسمبر 2009ء کی مدت کے لیے ٹیکس حکام کی جانب سے دائر کی گئی اپیل کا بھی فیصلہ کر دیا جس کے مطابق اپیل میں مذکور تمام مسائل کو تازہ پڑتال کے لیے حکام کو ایک بار پھر واپس بھیج دیا گیا۔

سی آئی آر (اپیلز) نے جنوری 2011ء تا دسمبر 2011ء کی مدت میں سیلز ٹیکس اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے اپیل میں شامل تمام امور کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ٹیکس حکام کو اس کے ڈائریکٹو کے مطابق دوبارہ پڑتال کی ہدایت کی۔ کمپنی نے اے ٹی آئی آر کے روبرو اس معاملے پر اپیل دائر کی تھی، جس نے اپنے حکم کے تحت، سی آئی آر (اپیل) کے ذریعہ اپنایا ہوا موقف برقرار رکھا ہے۔ کمپنی نے اے ٹی آئی آر کے حکم کے جواب میں، سندھ ہائی کورٹ میں ایک ریفرنس کی درخواست دائر کی، جس میں ایک امتناعی عبوری حکم کے ذریعے ٹیکس حکام کو آرڈر پاس کرنے سے روک دیا گیا تھا۔

2014 میں، ٹیکس حکام نے جولائی 2012ء تا جون 2013 کے دوران مختلف ایئر لائنز کو جیٹ فیول کی فراہمی کی قیمت پر سیلز ٹیکس عائد کرنے کی تجویز پیش کرتے ہوئے نوٹس جاری کیا جس کے تحت ٹیکس کی طلب میں 2،558،997 ہزار اضافے کی تجویز پیش کی گئی۔ کمپنی نے سندھ ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی، جس میں ٹیکس حکام کو آرڈر پاس کرنے سے روکنے کا ایک عبوری امتناعی حکم منظور کیا گیا۔

2015ء میں، ٹیکس حکام نے جنوری 2012ء تا دسمبر 2012ء کی مدت کے لیے سیلز ٹیکس آڈٹ کو حتمی شکل دینے کے دوران جنوری 2012ء سے جون 2012ء کی مدت میں جیٹ فیولز کی فراہمی کی مقدار پر سیلز ٹیکس عائد کرنے کی تجویز پیش کرتے ہوئے مع دیگر ان ایک شوکاز نوٹس جاری کیا، جس میں 1046760 ہزار روپے کا اضافہ تجویز کیا۔ مزید،

ٹریڈمارک اور اظہاریہ فیس اور گروپ فیس کے سلسلے میں ایف ای ڈی کی مد میں 186201 ہزار روپے کی رقم کا مطالبہ بھی کیا جارہا ہے۔ کمپنی نے سندھ ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی، جس میں ٹیکس حکام کو آرڈر پاس کرنے سے روکنے کا ایک عبوری امتناعی حکم منظور کیا گیا۔

مذکورہ بالا معاملے کی خوبیوں اور اپنے ٹیکس مشیروں کے مشورے کے مطابق کمپنی مذکورہ بالا معاملے پر اچھے نتائج کی توقع ہے اور اسی لیے ان کنڈینسڈ عبوری گوشواروں میں اس ضمن میں کوئی بھی شرط شامل نہیں کی گئی ہے۔

14.1.3.2 2012ء کے دوران کمپنی کو ماڈل کسٹم کلیکٹریٹ، حیدرآباد کی جانب سے ایک آرڈر موصول ہوا جس میں درآمدی اشیا پر ٹیکس کی ڈیمانڈ بڑھا کر 46838 ہزار روپے کر دی گئی نیز حسابی تخمینے کی بنیاد واضح کیے بغیر مزید 2 فیصد کی شرح پر سیلز ٹیکس عائد کر دیا جو سیلز ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 3 کے ذیلی سیکشن 5 جسے سیکشن 7اے کے ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے اور سیلز ٹیکس خصوصی طریقہ کار کے قواعد، 2007ء کے باب 10 کے تحت کم از کم اضافہ قدر کو ظاہر کرتا ہے۔ مزید برآں، کمپنی کو ماڈل کسٹم کلیکٹریٹ فیصل آباد، لاہور، اور ملتان کی جانب سے بھی شوکاز نوٹس موصول ہوئے جس میں 4775814 ہزار روپے کی مجموعی ڈیمانڈ کی گئی تھی جس کے حسابی تخمینے کی بنیاد بھی واضح نہیں کی گئی تھی۔ کمپنی کا مؤقف ہے کہ کم سے کم اضافہ قدر پر سیلز ٹیکس لاگو نہیں ہوتا ہے کیونکہ او ایم سیز لبریکینٹس اور دیگر مصنوعات تیار کرنے والے ہیں اور ان کے ذریعہ ملک میں فروخت کے لیے درآمد کی جانے والی پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کا انتظام حکومتِ پاکستان کی جانب سے متفقہ خصوصی قیمت بندی کے تحت کیا جاتا ہے۔

ایف بی آر نے ایک ڈائریکٹو کے اجرا سے کلیکٹریٹس کو کسی بھی بازیابی کے اقدام سے باز رہنے کی ہدایت کی اور 10 فروری 2012ء کو ایک نوٹیفکیشن بھی جاری کیا جس میں تصدیق کی کہ ان پٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس عائد نہیں کیا جائے گا جن کی قیمت بندی حکومتِ پاکستان کے خصوصی قیمت بندی کے انتظام تحت یا حکومتِ پاکستان کے تحت کام کرنے والی کسی فعال اتھارٹی کی جانب سے کی جاتی ہے۔ مزید برآں، ماڈل کسٹمز ایجوڈیکیشن نے نوٹیفکیشن کی بنیاد پر فیصل آباد، لاہور اور ملتان کلکٹریٹ کے شوکاز نوٹسز کو کالعدم کر دیا۔ کمپنی کا یہ بھی موقف ہے کہ او ایم سیز ڈی ریگولیٹڈ مصنوعات / بر آمدات پر ٹیکس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ اس وقت ایف بی آر کی ہدایت موجود تھی اور پُر یقین ہے کہ اگر ضروری سمجھا گیا تو اس سلسلے میں نظر ثانی شدہ نوٹیفکیشن ایف بی آر کے ذریعہ جاری کیا جائے گا۔ مزید برآں، اگر کمپنی کو اس ضمن میں ادائیگی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو، کمپنی کا یہ مؤقف ہے کہ وہ علاوہ سرچارج ٹیکس، ان پٹ ٹیکس کی ادا کی گئی رقم کا دعویٰ کرنے کے قابل ہوگی، جس کا اس مرحلے پر حساب نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا ان کنڈینسڈ عبوری گوشواروں میں اس ضمن میں کوئی بھی شرط شامل نہیں کی گئی ہے۔

14.1.3.3 2018ء کے دوران، کمپنی کو ایڈیشنل کمشنر پنجاب ریونیو اتھارٹی کی جانب سے جولائی 2015ء تا جون 2016ء کے دوران 31 دسمبر 2015ء اور 2016ء کو اختتام پذیر ہونے والے برسوں کے آڈٹ شدہ مالی گوشواروں کی بنیاد پر قابلِ ٹیکس خدمات کے ضمن میں پنجاب سیلز ٹیکس برائے خدمات ایکٹ 2012ء (دی سروسز ایکٹ) کے مطابق صوبائی سیلز ٹیکس کے بارے میں مراسلہ نمبر پی آر اے/18/ 0251 کے تحت شوکاز نوٹس موصول ہوا۔ مذکورہ نوٹس کے جواب میں کمپنی نے مؤقف اختیار کیا کہ سروسز ایکٹ کی دفعات یکم جولائی، 2016ء سے موثر ہوئیں تھیں اور معلومات اور حقائق کا پتا لگائے بغیر نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ تاہم، ایڈیشنل کمشنر، پی آر اے نے 23 جولائی، 2018ء کو 813520 ہزار روپے کا ایک ڈیمانڈ آرڈر جاری کیا جس میں 38739 ہزار روپے کا جرمانہ بھی شامل تھا۔ 24 ستمبر 2018ء کو کمپنی نے مذکورہ حکم کے خلاف کمشنر (اپیلز)، پی آر اے کے سامنے اپیل دائر کی جو سماعت کے لیے زیر التوا ہے۔ مزید یہ کہ کمپنی نے نظر انداز کیے گئے ڈیمانڈ آرڈر کے ضمن میں ریکوری کے خلاف لاہور ہائی کورٹ سے حکمِ امتناعی حاصل کر لیا۔

مذکورہ بالا معاملے کی خوبیوں اور اپنے ٹیکس مشیروں اور لیگل ایڈوائزر کے مشورے کے مطابق کمپنی مذکورہ بالا معاملے پر اچھے نتائج کی توقع ہے اور اسی لیے ان کنڈینسڈ عبوری گوشواروں میں اس ضمن میں کوئی بھی شرط شامل نہیں کی گئی ہے۔

14.1.3.4 2018ء کے دوران کمپنی کو نومبر 2016ء تا فروری 2018ء کی مدت کے دوران سیلز ٹیکس گوشواروں کے ضمیمہ جے (J) میں تضاد کی وجہ سے اسسٹنٹ کمشنر ان لینڈ ریونیو (اے سی آئی آر)، فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی جانب سے ایک شوکاز نوٹس موصول ہوا۔ کمپنی نے مذکورہ بالا نوٹس کے جواب میں یہ مؤقف اختیار کیا کہ ڈی سی آئی آر کو یہ اختیار اور قانونی حیثیت حاصل نہیں ہے کہ وہ شوکاز نوٹس جاری کرے۔ مزید برآں، مذکورہ مدت کے دوران کمپنی کے ذریعہ دائر کردہ سیلز ٹیکس گوشواروں میں پائے جانے والے تضادات کو دور کرنے کے لیے ایک تصفیہ حسابات فراہم کیا گیا۔ کمپنی نے مزید استدلال اختیار کیا کہ تضادات کے نتیجے میں محاصل کے ضمن میں محکمہ ٹیکس کو نقصان نہیں ہوا ہے کیونکہ مذکورہ مدت کے لیے سیلز ٹیکس گوشواروں کے ضمیمہ-سی میں درج درست سیلز پر سیلز ٹیکس ادا کیا گیا تھا۔ تاہم، ڈی سی آئی آر نے 15 اکتوبر، 2018ء کو 2077912 ہزار روپے کا ایک ڈیمانڈ آرڈر جاری کیا جس میں 384229 ہزار روپے کا جرمانہ اور 233611 ہزار روپے کا سرچارج بھی شامل تھا۔ 25 اکتوبر 2018ء کو کمپنی نے مذکورہ بالا آرڈر کے خلاف کمشنر (اپیلز) ان لینڈ ریونیو کے پاس اپیل دائر کی، جو سماعت کے لیے زیر التوا ہے۔ مزید یہ کہ کمپنی نے نظر انداز کیے گئے ڈیمانڈ آرڈر کے ضمن میں ریکوری کے خلاف لاہور ہائی کورٹ سے حکمِ امتناعی حاصل کر لیا۔

مذکورہ معاملات کے فوائد کی بنیاد پر کمپنی اپنے ٹیکس مشیر اور قانونی مشیر کے مشورے پر، ان معاملات کے لیے مثبت نتائج کی توقع رکھتی ہے لہٰذا اس کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں میں اس ضمن میں کوئی شرط نہیں رکھی گئی ہے۔

14.1.4 **دیگر**

کمپنی کے لیے دیگر دعووں کی رقم کو قرض تسلیم نہیں کیا گیا ہے جو 31 مارچ 2019ء تک 3138908 ہزار روپے ہیں (31 دسمبر 2018ء: 3138848 ہزار روپے)۔ اس میں تاخیری ادائیگی کے چارجز کے ضمن میں ریفائنریوں کے 1094149 ہزار روپے کے دعوے شامل ہیں (31 دسمبر 2018ء: 1094149 ہزار روپے)۔ کمپنی تاخیر سے ادائیگی کے الزامات کے دعوے کو تسلیم نہیں کرتی ہے کیونکہ حکومت پاکستان کی جانب سے قیمتوں کے فرق کے دعووں کو طے نہ کرنے کی وجہ سے پچھلے کچھ برسوں میں آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کو درپیش سیالیت کے بحران کی وجہ سے ریفائنریوں کو تاخیر سے ادائیگی ہوئی ہے۔

14.2 **معاہدات**

14.2.1 سرمایہ جاتی اخراجات جن کے معاہدے ہوئے لیکن انھیں وصول نہیں کیا گیا ان کی رقم 31 مارچ 2019ء تک تقریباً 1055676 ہزار روپے تھی (31 دسمبر 2018ء: 1330785 ہزار روپے)۔

14.2.2 فنانس ایکٹ، 2005ء کے تحت، درآمدات پر عائد محصولات اور محصولات پر عائد ذمہ داری کو مناسب طریقے سے نبھانے کے ضمن میں کسٹم پورٹ قاسم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کے کلیکٹر کی جانب سے کسٹم ایکٹ 1969ء کے مطابق تاریخ مابعد چیک جمع کروائے گئے۔ 31 مارچ 2019ء تک ان چیک کی مالیت 12505799 ہزار روپے تھی (31 دسمبر 2018ء: 8422015 ہزار روپے)۔ ان چیک کی عرصیت کی تاریخ بڑھا کر 29 ستمبر 2019ء کر دی گئی ہے۔

14.2.3 31 مارچ 2019ء تک لیٹر آف کریڈٹ اور دیگر بینک گارنٹیوں کی رقم 13395091 ہزار روپے ہے (31 دسمبر 2018ء: 6241134 ہزار روپے)

15. **ٹیکس**

	غیر آڈٹ شدہ سہ ماہی کے اختتام پر 31 مارچ 2019ء	31 مارچ 2018ء
	---------(ہزار روپے)---------	
موجودہ		
-مدت کے لیے	**159,650**	492,926
-گذشتہ مدت کے لیے	-	-
	159,650	492,926
مؤخر	**98,016**	44,524
	257,665	537,450

15.1 ٹیکس سال 2018ء کے لیے کمپنی کے انکم ٹیکس گوشوارے بھرے جا چکے ہیں۔ مذکورہ گوشوارے انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے سیکشن 120 کی شرائط کے مطابق بھرے گئے جنھیں کمشنر ان لینڈ ریونیو کا پاس کیا گیا آرڈر تصور کیا جائے گا۔

16. **متعلقہ فریقوں کے لین دین**

کمپنی کے متعلقہ فریقوں میں الٹیمیٹ اور امیڈیٹ پیرنٹس اور اس کے ذیلی، معاونین، اور دیگر کمپنیاں مع نمایاں اثر کے ساتھ مشترکہ مقتدر، ملازمین کے ریٹائرمنٹ فوائد، ڈائریکٹرز اور کلیدی انتظامی افراد شامل ہیں۔ مالی گوشواروں میں کہیں اور ظاہر کیے گئے لین دین کے علاوہ متعلقہ افراد کے ساتھ لین دین درج ذیل ہیں:

تعلق کی نوعیت	**لین دین کی نوعیت**	غیر آڈٹ شدہ سہ ماہی کے اختتام پر 31 مارچ 2019ء	31 مارچ 2018ء
		---------(ہزار روپے)---------	
معاون	پائپ لائن کے چارجز	**44,846**	58,754
	دیگر	**6,415**	3,851
عملے کی ریٹائرمنٹ کے فنڈز			
معین حصہ			
پنشن فنڈز	اشتراک	**36,987**	32,233
گریجویٹی فنڈز	اشتراک	**579**	-
پراویڈنٹ فنڈ	اشتراک	**20,022**	16,670

کلیدی انتظامی افراد	تنخواہیں اور ملازمت کے دیگر قلیل مدتی فوائد	**29,042**	39,079
	بعد از ریٹائرمنٹ فوائد	**1,857**	1,359
ڈائریکٹرز	میٹنگز میں شرکت کی فیس	**1,073**	1,094
دیگر متعلقہ فریق	خریداریاں	**26,753,795**	22,956,835
	سیلز	**16,157**	23,213
	پیرنٹ اور اس کے معاونین کے صارفین کو پاکستان میں فروخت کا مجموعہ	**593,691**	1,230,714
	تکنیکی خدمات کی عائد کردہ فیس-نوٹ 16.1	**589,052**	337,559
	ٹریڈمارک اور اظہاری لائسنس کی عائد کردہ فیس	**109,908**	98,716
	عائد کردہ کمپیوٹر اخراجات (گلوبل انفراسٹرکچر ڈیسک ٹاپ اخراجات)-نوٹ 16.2	**121,688**	12,265
	متعلقہ فریقوں سے بازیاب کروائے گئے اخراجات	**139,060**	7,255
	متعلقہ فریقوں پر عائد کردہ دیگر اخراجات -نوٹ 16.3	**118,143**	113,406
	عطیات	**-**	2,000
	کمیشن کی آمدنی-خالص	**1,408**	5,543

16.1 کمپنی کی اپنے کاموں میں مشورہ اور مدد تکنیکی خدمات میں شامل ہے۔ ان خدمات کے لیے فیس کا تعین کمپنی اور متعلقہ شیل گروپ کمپنی کے مابین معاہدے کی بنیاد پر ایک متفقہ طریقہ کار کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

16.2 گلوبل انفراسٹرکچر ڈیسک ٹاپ چارجز کمپنی کے شیل گروپ کمپنی کے ساتھ معاہدے پر مبنی ہیں۔

16.3 کمپنیوں کے ساتھ معاہدوں کے تحت شیل مشترکہ بزنس سروس سینٹر کمپنیوں سے حاصل کردہ خدمات کے خالص استرداد کی 94726 ہزار روپے (31 مارچ 2018ء: 81286 ہزار روپے) ان میں شامل ہیں۔

16.4 کلیدی انتظامی افراد وہ ہیں جو بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر کمپنی کی منصوبہ بندی، اس کی سرگرمیوں کی رہنمائی اور ان پر کنٹرول کا اختیار اور ذمہ داری کے حامل ہوتے ہیں۔ کمپنی اپنے چیف ایگزیکٹو، کمپنی سکریٹری، ایگزیکٹو ڈائریکٹرز اور چیف فنانشل آفیسر کو انتظامیہ کے کلیدی اہلکار سمجھتی ہے۔ کلیدی انتظامی اہلکاروں کے معاوضے سے متعلقہ اعدادوشمار کو ایس ای سی پی کے جاری کردہ ہدایت نامے کے تحت کلیدی انتظامیہ کے اہلکاروں کی نئی تعریف کی روشنی میں تبدیل کیا گیا ہے۔

		نوٹ	غیر آڈٹ شدہ سہ ماہی کے اختتام پر 31 مارچ 2018ء	31 مارچ 2019ء
17.	**آپریشنز سے حاصل کی گئی رقم**		---------(ہزار روپے)	--- -----
	نفع قبل از ٹیکس		**514,560**	1,893,414
	نان ٹیکس چارجز اور دیگر اشیا کا تصفیہ:			
	فرسودگی کے چارجز		**341,233**	229,932
	اثاثوں کی ریٹائرمنٹ کی ذمہ داری کے لحاظ سے خرچ میں اضافہ		**1,956**	1,755
	اثاثوں کی ریٹائرمنٹ کی ذمہ داری کے لحاظ سے واجبات کا استرداد		**-**	(13,262)
	خالص تجارتی اسٹاک کے ضرر کے لیے (استرداد) / فراہمی		**(8,832)**	10,631
	خالص مشکوک قرضوں کے لیے استرداد کی فراہمی		**(78,511)**	(2,557)
	آپریٹنگ اثاثوں کے ضرر کے لیے فراہم اشیا کا استرداد		**(1,741)**	(11,312)
	آپریٹنگ اثاثوں کا متروک کرنا		**-**	50
	معاون کے نفع پر حصہ		**(215,496)**	(273,932)
	قلیل مدتی اماتوں پر سود / سیونگ اکاؤنٹس		**(8,651)**	(22,113)
	قلیل مدتی قرضوں پر مارک اپ		**240,177**	13,276
	اجارے کے واجبات مالکاری چارج		**43,020**	-
	جاری سرمائے کی تبدیلیاں	17.1	**1,599,621**	(1,380,405)
			2,427,336	445,477

17.1 جاری سرمائے کی تبدیلیاں

موجودہ اثاثوں میں (اضافہ) / کمی		
زیرِ تجارت اسٹاک	**(6,100,576)**	(2,941,372)
تجارتی قرضے	**(543,048)**	(81,894)
قرضے اور بیعانے	**2,222**	11,861
قلیل مدتی پیشگی ادائیگیاں	**(25,270)**	(198,192)
دیگر واجبات	**1,884,102**	(205,982)
	(4,782,570)	(3,415,579)
موجودہ واجبات میں اضافہ		
تجارتی اور دیگر قابلِ ادائیگی رقوم	**6,382,191**	2,035,174
	1,599,621	(1,380,405)

18. مالی انتظام خطر، مقاصد اور پالیسیاں

کمپنی کو اپنی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف خطرات کا سامنا رہتا ہے۔ ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشوارے انتظامِ خطر کی ان تمام معلومات اور انکشافات کا اظہار نہیں کیا گیا ہے جو سالانہ آڈٹ شدہ مالی گوشواروں کے لیے درکار ہوتے ہیں اور جنھیں 31 دسمبر 2018ء کو اختتام پذیر ہونے والے سال کے لیے کمپنی کے سالانہ گوشواروں کے ساتھ ملا کر پڑھنا ضروری ہے۔ سال کے اختتام سے اب تک کسی بھی انتظامِ خطر کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

19. اثاثوں اور واجبات کی مناسب مالیت

تمام مالیاتی اثاثوں اور واجبات کی مندرجہ مالیتوں کا تخمینہ ان کی مناسب مالیت کے تقریباً مساوی ہے۔ اس دوران میں سطح کے مابین کوئی تبادلہ نہیں ہوا تھا۔

20. عمومی

20.1 اعداد و شمار کو قریبی ہزار کے ساتھ راؤنڈ آف کیا گیا ہے، جب کہ کے دوسری صورت میں بیان نہ کیا گیا ہو۔

20.2 موازنے کے لیے، جہاں ضروری ہوا، مماثل اعداد و شمار کی دوبارہ درجہ بندی کر کے دوبارہ ترتیب دیا گیا ہے

21. تاریخ منظوری

کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جانب سے ان کنڈینسڈ عبوری مالی گوشواروں کے 23 اپریل 2019ء کو اجرا کی منظوری دی گئی۔

ناز خان	**ہارون راشد**	**فیصل وحید**
ڈائریکٹر	چیف ایگزیکٹو	چیف فنانشل آفیسر

Glossary

actuarial	حقیقی	leaseholder	اجارہ دار
adjustment	ردوبدل	lending	قرض گاری
amendment	ترمیم	liabilities	واجبات
amortization	قسط وار واپسی	liability	واجبہ
annual	سالانہ	liquid	سیال
application	اطلاق	liquidity	سیالیت
assets	اثاثے	long term	طویل مدتی
associate	معاون	loss	خسارہ، نقصان
average	اوسط	low value	پست قدر
benefit	فائدہ	net	خالص
borrowing	قرض گیری	prepayments	پیشگی ادائیگیاں
capital	سرمایہ	principle	بنیادی
carrying value	مندرجہ مالیت	profit	منافع
cash	رقم	provision	شرائط
categorized	درجہ بند	quarter	سہ ماہی
claims	دعوے	rate	شرح
consolidation	یکجائی	receiveable	واجب الادا
cost	لاگت	recompense	تلافی
deposit	امانت	recovery	بازیابی
depreciation	فرسودگی	refundable	قابل واپسی
disclosure	انکشاف	remeasurement	بازپیمائش
discount	چھوٹ، رعایت	revaluation	باز قدرپیمائی
dividend	مقسومہ	reversal	استرداد
equivalent	مساوی	revenues	محاصل
estimates	تخمینے	right of use	حق استعمال
exemption	استثنا	settlement	تصفیہ
financial	مالی	share	حصص
financing	مالکاری، قرضہ	short term	قلیل مدتی
fiscal	مالیاتی	statements	گوشوارے
impairment	ضرر	subsidiary	ذیلی
interest	سود	subsidy	زرِاعانت، رعایت
interim	عبوری	valuation	قدرپیمائی، قیمت بندی
interpretation	توضیح	value	قدر
lease	اجارہ	weighted	بہ وزن

شیل پاکستان لمیٹڈ
شیل ہاؤس
6 چوہدری خلیق الزماں روڈ
کراچی – 75530
پاکستان
www.shell.com.pk